Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

27 جمادی الاول 1423 ہجری 7 ظہور 1381 ہش 7 اگست 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 3 اگست 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

تقویٰ کے تین مراتب...... ایمان بالغیب، اقامت صلوٰۃ، انفاق رزق

.........ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام.........

یاد رکھو اتقا تین قسم کا ہوتا ہے۔ پہلی قسم اتقا کی علمی رنگ رکھتی ہے۔ یہ حالت ایمان کی صورت میں ہوتی ہے۔ دوسری قسم عملی رنگ رکھتی ہے۔ جیسا کہ یقیمون الصلوٰۃ میں فرمایا ہے انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلاء ہیں۔ کھڑی نہیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یقرئون نہیں فرمایا بلکہ یقیمون فرمایا۔ یعنی جو حق ہے اس کے ادا کرنے کا۔ سنو! ہر ایک چیز کی ایک علت غائی ہوتی ہے۔ اگر اس سے رہ جاوے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک بیل جو قلبہ رانی کے واسطے خریدا گیا ہے اپنے منصب پر اس وقت قائم سمجھا جاوے گا، جب وہ کر کے دکھا دے، لیکن اگر اس کی غرض وغایت کھانے پینے ہی تک محدود رہے، تو اپنی علت غائی سے دور ہے اور اس قابل ہے کہ اس کو ذبح کیا جاوے۔

اسی طرح یقیمون الصلوٰۃ میں لوازم الصلوٰۃ معراج ہے۔ اور یہ وہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق شروع ہوتا ہے۔ مکاشفات اور رؤیاء صالحہ آتے ہیں۔ لوگوں سے انقطاع ہوتا جاتا ہے۔ اور خدا کی طرف ایک تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ تبتل تام ہو کر خدا میں جا ملتا ہے۔

صلی جلنے کو کہتے ہیں۔ جیسے کباب بھونا جاتا ہے اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے۔ جبتک دل بریان نہ ہو نماز میں لذت اور سرور پیدا نہیں ہوتا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ نماز ہی اپنے سچے معنوں میں اسی وقت ہوتی ہے نماز میں شرط ہے کہ وہ بجمیع شرائط ادا ہو۔ جب تک وہ ادا نہ ہو وہ نماز نہیں ہے اور نہ وہ کیفیت جو صلوٰۃ میں میل نماز کی ہے حاصل ہوتی ہے۔

یاد رکھو صلوٰۃ میں حال اور قال دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے بعض اوقات اعلام تصویری ہوتا ہے ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کو پتہ ملتا ہے کہ اس کا منشا یہ ہے ایسا ہی صلوٰۃ میں منشائے الٰہی کی تصویر ہے۔ نماز میں جیسے زبان سے کچھ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی اعضاء وجوارح کی حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے جب انسان کھڑا ہوتا ہے اور تحمید وتسبیح کرتا ہے۔ اسکا نام قیام رکھا گیا ہے۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے کہ حمد وثنا کے مناسب حال قیام ہی ہے۔ بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں۔ تو آخر کھڑے ہو کر ہی پیش کرتے ہیں۔ تو ادھر ظاہری طور پر قیام رکھا گیا ہے اور ادھر زبان سے حمد وثنا بھی رکھی ہے مطلب اس کا یہی ہے کہ روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو۔ حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے جو شخص مصدق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے تو ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے۔ اس الحمدللہ کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر الحمدللہ اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہو گئی تو یہ روحانی قیام ہے کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور پھر سمجھا جاتا ہے کہ وہ کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا، تا کہ روحانی قیام نصیب ہو۔

پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اس کے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کیلئے رکوع کرے۔ پس سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم زبان سے کہا اور حال سے جھکنا دکھایا۔

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تفصیلی اطلاع

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے ہمارے پیارے امام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی وجہ سے کمزور چلے آرہے ہیں۔

حضور انور کے علاج کے سلسلہ میں گذشتہ ایک ماہ سے ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب لندن میں مقیم ہیں۔ Cardiac Diseases کے ماہر ڈاکٹر مکرم مسعود الحسن نوری فوری طور سے جلسہ سے قبل خدمت کیلئے انگلینڈ آگئے ہیں۔

ڈاکٹر مرزا مبشر احمد، ڈاکٹر ایم ایچ نوری اور لندن کے ڈاکٹر نعیم، ڈاکٹر شکیل احمد اور ڈاکٹر ریحانہ پر مشتمل میڈیکل بورڈ نے Britain کے بلڈ پریشر، ذیابیطس، Cardiac اور Neurological بیماری کے ماہرین سے رابطہ کیا ہے۔

ہر طرح کے Checkup کروانے پر پتہ چلا ہے کہ جسم کے کچھ حصے کم بلڈ پریشر سرکولیشن کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں۔ ماہرین کی دیکھ ریکھ میں علاج جاری ہے۔ Physiotheropy بھی کی جارہی ہے۔ کچھ اور Test کروائے گئے ہیں اور علیحدہ سے اور طبی ماہرین سے بھی مشورہ لیا جارہا ہے۔

احباب نوٹ کریں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کام کر رہے ہیں۔ روزانہ کے جماعتی معاملات کے تعلق سے ہمیشہ کی طرح حضور کام کر رہے ہیں اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی کیلئے پانچوں وقت مسجد فضل لندن میں حاضر ہو کر نمازیں پڑھا رہے ہیں۔ احباب حضور انور کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے صدقات اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے کمال رحم اور فضل سے ہمارے پیارے امام کو لمبی، صحت مند اور کام والی عمر عطا کرے۔“

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۸۶ء)

(دوسری قسط)

اشتراکیت میں عورت کا مقام

اب میں عورت کے متعلق scientific سوشلزم یا مارکس ازم کی تعلیم Engels کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں جسے Lenin نے کلیتاً اپنایا۔ اینگلز کہتا ہے کہ مرد عورت کا رشتہ ازدواجی رشتوں میں منسلک کرنا ایک بہت ہی بھیانک فعل ہے۔ جب آپ میاں بیوی کے رشتہ میں عورت اور مرد کو منسلک کردیتے ہیں تو سوسائٹی میں کئی قسم کی خرابیاں جنم لیتی ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا مرد عورت پر ظلم کرنے لگ جاتا ہے یا عورت مرد پر ظلم کرنے لگ جاتی ہے۔ ظلم سے نجات کا صرف ایک ذریعہ ہے کہ یہ رشتہ ختم کردیا جائے اور عورتوں کو عام پبلک کی جاگیر بنادیا جائے۔ یہ لفظ تو اس نے استعمال نہیں کئے لیکن نتیجہ یہ نکلا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو مسائل پیدا ہوں ان کا ایک حل پیش کرتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ عورت صرف بچہ جننے کی مشین کے طور پر استعمال ہوگی، چونکہ عورت سے ہم نے فیکٹریوں میں بھی کام لینے ہیں، باہر کی دنیا میں اس پر سارے بوجھ ڈالنے ہیں اس لئے یہ زیادتی ہوگی کہ عورت کے سپرد اپنے بچوں کی دیکھ بھال کی جائے، اس لئے پیدا ہوتے ہی اس کے بچے اس سے چھین لئے جائیں گے اور انہیں سٹیٹ کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔

یہ ہے جدید ترین فلسفے کا جدید ترین تصور جو عورت کے متعلق پیش کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ اس فلسفے پر عمل پیرا ہونے کی انہیں آج تک توفیق نہیں ملی۔ مگر اگر اشتراکیت ساری دنیا میں پھیل جائے تو پھر یہ بحث نہیں رہے گی کہ بچے کس عورت کے ہیں یا کس باپ کے ہیں۔ بچوں کے باپ کے ہیں یا بچوں کی ماں کے ہیں۔ بچے کسی کے بھی نہیں رہیں گے سٹیٹ کے ہو جائیں گے اور عورت صرف بچے پیدا کرے گی اور ہر کس وناکس کو حق حاصل ہوگا کہ جس عورت سے چاہے اپنے بچے پیدا کرتا پھرے اور پھر بچے پیدا کرنے کے عرصہ میں سٹیٹ اس کی دیکھ بھال کرے گی اور اس کے بعد اسے واپس فیکٹریوں میں بھیج دیا جائے گا اس کو کچھ پتہ نہیں لگے گا کہ میں نے کس کو جنم دیا تھا اور اس کا کیا حال ہوا۔ عورت کے متعلق ایسی ہولناک تعلیم بظاہر ترقی یافتہ بیسویں صدی میں جنم لے رہی ہے۔ معذرت کے طور پر Lenin نے یہ لکھا ہے کہ اگرچہ ہم سردست اس کو پوری طرح نافذ نہیں کرسکے مگر ہماری آخری منزل یہی ہے۔ جب اشتراکیت اپنی پوری شان اور پوری قوت کے ساتھ اپنا تسلط جما لے گی تو اس وقت تمام خاندان مٹ جائیں گے، تمام میاں بیوی کے رشتے ختم ہو جائیں گے، تمام ماں بیٹے کے رشتے ختم ہو جائیں گے اور بہن بھائی کا بھی کوئی رشتہ نہیں رہے گا۔ اور پھر یہ بھی کوئی پتہ نہیں کہ اسکے بعد کون کس سے بچے پیدا کر رہا ہوگا۔

یہودیت میں عورت کی حیثیت

اب میں یہودیت میں عورت کے مقام کا منظر پیش کرتا ہوں۔ اس کی بنیاد ہی یہ ہے کہ عورت ازل سے گنہگار ہے۔ چنانچہ آدم کے گناہ کا باعث تورات نے حوا کو قرار دیا اور اس گناہ کو موروثی طور پر بنی نوع انسان میں جاری کرنے کی ذمہ دار عورت ہے اور اس کی یہ سزا یہ سنائی کہ "تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا"۔

آپ تصور کریں یہ مذہب یا مذہب کا یہ تصور، اور کہاں اسلام کی پاکیزہ اور حیرت انگیز ایسی تعلیم جو آج کی دنیا میں بھی جدید ترین نظر آرہی ہے۔

ان پیش گوئیوں میں سے بائبل کی یہ پیشگوئی کہ جب تک عورت گنہگار رہے گی "درد کے ساتھ بچے جنے گی" ابھی تک بغیر کسی فرق کے جاری ہے۔ جہاں تک بائبل کی دوسری پیش گوئی کا تعلق ہے کہ "تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف رہے گی" یہ پیش گوئی اکثر و بیشتر جھوٹی ثابت ہوچکی ہے۔ آج کی دنیا میں مغربی تہذیب کے تقاضوں کو پورا کرنے والی عورتیں صرف ایک شخص سے رغبت نہیں رکھتیں (یعنی اپنے خاوند سے)، باقی سب سے رغبت رکھتی ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ "اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا" بھی درست نہیں ٹھہرا۔ اب تو اکثر عورتیں مردوں پر حکومت کرتی ہیں۔

اس ضمن میں میں آپ کی توجہ یورپ کے بعض ممالک کے قوانین کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا عورتوں نے اپنے ظالمانہ پس منظر سے نجات پانے کے لئے خود جدوجہد کی اور جب ایک فریق بن کر ایک گروہ جدوجہد کرتا ہے تو یہ عقلاً اور نفسیاتی لحاظ سے ناممکن ہے کہ وہ اس مقام پر ٹھہر جائے کہ جہاں ٹھہرنا فریقین کیلئے مناسب ہو، جہاں انصاف کے تقاضے مطالبہ کرتے ہوں کہ یہاں رک جاؤ۔ اس لئے ہمیشہ ایسی جدوجہد میں تحریکات مرکزی نقطے سے کئی قدم آگے نکل جاتی ہیں اور پینڈولم کی طرح دوسری انتہا کو پہنچ جاتی ہیں۔ لہٰذا عورت کی تحریک آزادی نے اس زمانہ اس سے زیادہ حاصل کرلیا جس کے لئے تحریک چلائی گئی تھی اور اس کے نتیجہ میں خود ہی بچی خوشیوں سے اور اطمینان قلب سے محروم رہ گئی۔ کہاں وہ وقت کہ بیسویں صدی کے تقریباً وسط تک بہت سی عورتوں کو اپنے خاوندوں کے گھروں پر بھی کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، اپنے ماں باپ کے گھروں پر بھی کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، اپنے بچوں کے گھروں پر بھی کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، اور کہاں اب یہ وقت کہ بعض یورپین ممالک میں عورت کا اس گھر پر جس گھر میں میاں بیوی دونوں اکٹھے رہتے ہیں اور دونوں کی مشترکہ آمد سے بنایا جاتا ہے 'میاں بیوی کی ناراضگی کی صورت میں محض عورت کا حق سمجھا جاتا ہے اور اسے یہ اختیار ہے کہ جب چاہے فوری طور پر خاوند کو کان سے پکڑ کر گھر سے نکال دے۔ صرف اس کو یہ کرنا ہوگا کہ خاوند کے کپڑے سوٹ کیس میں ٹھونس کر دروازے کے باہر رکھ دے اور ایک نوٹ لکھا ہو کہ آئندہ سے تمہارا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں ہے، اپنا سوٹ کیس اٹھاؤ اور چلتے بنو۔ سویڈن میں یہی قانون جاری ہے۔ قانون کے مطابق مرد اور عورت کی مشترکہ جائداد علیحدگی کی صورت میں عورت ہی کے قبضہ میں جائے گی۔

عورت کی فطرت تو تبدیل نہیں ہوسکتی۔ جتنی آزادیاں اس نے چھینیں، وہ اس کی خوشیوں کی ضمانت نہ بن سکیں۔ عورت فطرتاً چاہتی ہے کہ وہ کسی کا سہارا لے۔ وہ محبت کا ہاتھ چاہتی ہے جو اس کے سر پر ہو۔ اسی طرح وہ بطور ماں بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنے کے اہل بھی ہے۔ جب عورت مکمل آزادی حاصل کرلیتی ہے تو بظاہر مالک کل ہونے کے باوجود اس میں ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک ایسی جستجو اور طلب پیدا ہو جاتی ہے جس کا کوئی جواب نہیں ملتا۔ ایک تنہائی کا دائمی احساس رہ جاتا ہے جو پھر کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ نتیجۃً ساری سوسائٹی بے چین ہو جاتی ہے۔ ۱۹۷۸ء میں جب میں یورپ کا دورہ کر رہا تھا تو سکینڈے نیویا کے ممالک میں میں نے خود اپنی آنکھوں سے اس بے چینی اور خلا کا مشاہدہ کیا۔ کامیاب شادیوں کے مقابل پر ناکام شادیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں سے الگ ہو چکی تھیں اگرچہ تمام جائداد ان کو مل چکی تھی اور بچوں پر بھی ان ہی کو دسترس حاصل تھی، لیکن اپنی تنہائی سے ایسی بے چین اور بیقرار رہتی تھیں کہ جب کئی مجالس میں ان سے گفتگو کا موقع ملا تو بعض عورتیں اس ذکر پر بے اختیار رونے لگیں۔ موت تک جاری رہنے والا ایک ایسا بھیانک خلا ان کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جس سے فرار کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

اس کے مقابل پر وہاں مردوں نے اپنے حقوق لینے کا ایک اور طریقہ دریافت کرلیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ بغیر شادی کے کیوں نہ رہو۔ وہاں داشتائیں رکھنا کوئی جرم نہیں اور نہ سوسائٹی میں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ پھر بیوی تو صرف ایک کرنی پڑتی ہے، داشتائیں یکے بعد دیگرے یا بیک وقت کئی رکھی جاسکتی ہیں اور ان کو جب چاہو گھر سے نکال دو۔ ان کے بحیثیت داشتہ کوئی حقوق نہیں ہوتے نتیجۃً وہ تحفظ جس کی عورت کو فطرتاً تلاش تھی اور ان تحریکات آزادی کے نتیجہ میں بظاہر طلب سے بڑھ کر حاصل ہوگیا، اب مردوں کے اس ردعمل کے نتیجہ میں عورتوں کے ہاتھ سے یہ سب کچھ جاتا رہا ہے۔ وہاں غیر قانونی بچے سارے یورپ سے نسبتاً زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو قانون کے علم میں آچکے ہوتے ہیں۔ جو قانون کے علم میں نہیں آتے، ان کی تعداد اس کے سوا ہے اور بہت زیادہ ہے۔ عورت کے لئے اب کوئی امن کی ضمانت نہیں رہی۔

اس سے ایک اور خطرناک پہلو جو صرف سکینڈے نیوین ممالک میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی دوسری مغربی ریاستوں میں بھی بڑی تیزی سے پیدا ہو رہا ہے، مردوں کا مردوں کی طرف رجحان اور عورتوں کا عورتوں کی طرف رجحان ہے۔ عورتیں اب اپنی سکینت کے تقاضے مردوں کی بجائے عورتوں میں ڈھونڈتی ہیں۔ اسے Lesbianism کہتے ہیں۔ اعداد و شمار یہ بتا رہے ہیں کہ یورپ کی عورتوں میں Lesbianism بڑھ رہا ہے اور اس کے مقابل پر مردوں میں Lesbianism کی بجائے homosexuality اتنی بڑھ چکی ہے کہ ایک نہایت خوفناک شکل اختیار کرچکی ہے۔ امریکہ جو آج کی سب بدیوں میں سب سے زیادہ آگے ہے اور یورپ کو بدیاں سکھانے میں پیش پیش ہے امریکہ کے بعد سویڈن اور ڈنمارک وغیرہ کی باری آتی ہے میں تو بڑی بڑی Leagues ہیں اور بڑی بڑی مردوں کے حقوق کی حفاظت کی Associations عورتوں کے مقابل پر قائم ہوچکی ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ قانون ہمیں وہ سارے تحفظ دے جو ازدواجی تعلقات میں تحفظات دیئے جاتے ہیں، اور مرد باقاعدہ قانونی طور پر مردوں سے شادی کریں۔ ان کے بڑے بڑے جلوس نکلتے ہیں اور ان کو قومی ٹیلیویژن اور اخبارات وغیرہ دکھاتے ہیں کہ دیکھو مرد اپنے یہ حقوق لے رہے ہیں اور اس طرح ٹیلیویژن پر ساری قوم کو بداخلاقی کے سبق دیئے جاتے ہیں۔

پس مغرب کی ایسی آزادی کی تحریکات خواہ مردوں کی ہوں یا عورتوں کی، دنیا کی ہر مذہبی تعلیم کے مخالف ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا کوئی تائید کا ہاتھ نہیں۔ پس یہ دنیا میں آزادانہ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور معاشرہ کا حال بد سے بدتر ہوتا چلا جارہا ہے۔ ان روحانی بیماریوں کے نتیجہ میں بعض انتہائی خطرناک جسمانی بیماریاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ خصوصاً homosexuality کا گہرا تعلق Aids کی بیماری کے پھیلنے سے ہے جو اب قابو سے باہر ہوتی جارہی ہے۔

تین قسم کے رجحانات بڑھ رہے ہیں۔ ایک

مرد کی طرف مرد کا رجحان اور عورت کو کلیتاً نظر انداز کر دینا۔ دوسرا عورت کا عورت کی طرف رجحان اور مرد کو نظر انداز کر دینا۔ تیسرا رجحان heterosexuality یعنی مردوں کی طرف بھی رجحان ہو اور عورتوں کی طرف بھی جس کے نتیجہ میں مردوں کی بیماریاں بکثرت عورتوں کی طرف منتقل ہو رہی ہیں۔

یہ تین چیزیں کیا عورت کے حق میں ہیں؟ کیا اس کا نام آزادی ہے؟ اس کو اپنے پیش نظر رکھیں اور پھر اسلام کی تعلیم کے ساتھ ان تمدنی رجحانات کا موازنہ کریں۔ اسلام کی رو سے تو عورت جہنم کی طرف نہیں لیکر جاتی بلکہ انسانوں کی جنت ان کی ماؤں کے قدموں کی نیچے ہے۔

اسلام میں عورت کی حیثیت

اب میں اسلامی تعلیم کے بعض اور پہلو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ طبعی اور جبلّی طور پر مرد اور عورت میں ایک فرق موجود ہے اور اسلام نے اپنی تعلیمات میں اس فرق کو نظر انداز نہیں کیا اور جہاں بھی مرد اور عورت کے معاملہ میں تعلیم میں فرق کیا گیا ہے وہاں لازماً بلا استثناء اس فطری اور جبلی فرق کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اس لئے اب جبکہ میں اس موضوع پہ گفتگو کر رہا ہوں یہ بات بالبداہت ظاہر ہو جائے گی کہ اسلامی تعلیم عین فطرت کے مطابق ہے اور جہاں جہاں عورت کی آزادی کے علمبرداروں کو اسلام پر مردوں کی طرفداری کا اعتراض سوجھتا ہے، وہیں اسلام کی تعلیم کا حسن اور بھی زیادہ نکھرتا ہوا دکھائی دے گا۔ مرد اور عورت کی بناوٹ میں اور اس کے نتیجہ میں اس کے طرز فکر میں اور اس کے جذبات میں جو فرق ہے، اس کو اسلام کہیں نظر انداز نہیں کرتا۔ مثلاً عورت ماں بن سکتی ہے، مرد ماں نہیں بن سکتا۔ سائنسدان جتنا مرضی زور لگالیں مرد مجبور ہے اور وہ ماں نہیں بن سکتا اور عورت مجبور ہے وہ باپ نہیں بن سکتی۔ وہ مشینری جو اللہ تعالیٰ نے عورت کو مہیا کی ہے جسکے ذریعہ بچے پیدا ہوتے ہیں نو مہینے وہ ان کو اپنے پیٹ میں پالتی ہے اور اسکے نتیجہ میں اس بچے کے ساتھ ایک ایسا گہرا زائد تعلق ماں کا پیدا ہو جاتا ہے جو باپ کو نہیں۔ اور اس کی پرورش کے لئے مجبور ہے۔ عورت کے بغیر باپ وہ پرورش نہیں کر سکتا۔ اس لئے عورت کے ان معاملات میں زائد حقوق قائم ہونے چاہئے تھے۔ اور اس پر گھر چلانے کے لئے روپیہ کمانے کی ذمہ داری نہ ہوتی تاکہ وہ آسانی کے ساتھ گھر کی ذمہ داریاں ادا کر سکتی جن ذمہ داریوں میں سے ایک خاوند کی سہولتوں کا بھی ہر قسم کا خیال رکھنا شامل ہے۔ ان حقوق کو آج کل پابندیاں قرار دیا جا رہا ہے حالانکہ یہ پابندیاں نہیں بلکہ آزادیاں ہیں۔

پس ان تمام امور میں جن میں عورت مرد سے اپنی جنسی بناوٹ کا اختلاف رکھتی ہے اسلام میں اس کو وہ تمام حقوق دئے گئے ہیں جو اس کی خصوصی ذمہ داریاں پوری کرنی کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً گھر کی دیکھ بھال کے لئے اس کو مکمل طور پر آزادی دینے کی خاطر اس پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ پانچ وقت مسجد میں جاکر نماز پڑھے۔ ہاں اگر وہ کبھی جانا چاہے تو اس کی بھی اسے آزادی حاصل ہے۔ پھر جب تک وہ حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو، اس پر روزہ رکھنا بھی فرض نہیں۔ اسی طرح حیض کے ایام میں عبادت کی ذمہ داری بھی اس پر سے اٹھالی گئی ہے۔ غرضیکہ جہاں جہاں بھی عورت کی جسمانی ساخت کے تقاضے الگ ہیں ان کو اسلام الگ شمار کرتا ہے اور الگ پورے کرتا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے ہر دوسرے شعبہ میں عورت بعینہٖ وہی حقوق و فرائض رکھتی ہے جو مرد کو حاصل ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ النساء میں جو خصوصیت سے عورتوں کے حقوق اور ذمہ داریوں سے تعلق رکھتی ہے، آغاز ہی میں فرماتا ہے:

﴿يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً﴾

(سورۃ النساء آیت ۲)

اے لوگو اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تمہیں اللہ نے نفس واحدہ سے پیدا فرمایا ہے۔ اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔

"نفس واحدہ" کے بہت سے مفاہیم ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ ہم نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا کیا یعنی تمہاری عزت مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہے۔ تمہارے حقوق مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہیں۔ تم نفس واحدہ کی پیداوار ہو اور تمہیں ایک دوسرے پر برتری حاصل نہیں۔

"نفس واحدہ" سے پیدا ہونے کا ایک دوسرا مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز ایک ایسے جاندار سے ہوا ہے جو اپنی ذات میں نہ نر تھا نہ مادہ۔ افزائش نسل کے لئے زندگی کی ایک ہی ابتدائی قسم استعمال ہوتی تھی جسے نفس واحدہ فرمایا گیا ہے یعنی وہ قسم نہ نر تھی نہ مادہ۔ پس اس پہلو سے نہ نر کو مادہ پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ مادہ کو نر پر۔

یہ تعلیم عیسائیت کی تعلیم سے کتنی مختلف ہے جو یہ کہتی ہے کہ عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور اس لئے عورت اپنی تخلیق میں مرد کی محتاج ہے۔ جہاں تک انسانیت کے آغاز کا تعلق ہے قرآن کریم اس تعلیم کو رد کرتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ مرد اور عورت اپنے آغاز کے لحاظ سے ایک دوسرے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ برابر کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ ان کی پیدائش کا آغاز "نفس واحدہ" سے کیا گیا تھا۔ یہ سائنسی مضمون ہے جو تفصیلات کو چاہتا ہے لیکن یہاں ان تفصیلات کو بیان کرنے کا وقت نہیں ہے۔ بعد ازاں جب زندگی جوڑوں میں منقسم کی گئی یعنی نفس واحدہ سے نر بھی پیدا ہوا اور مادہ بھی۔ اس کی غرض بیان کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۔ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾

(سورۃ الروم آیت ۲۲)

کہ اللہ کی آیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں خود ایک دوسرے سے پیدا کیا یعنی ایک دوسرے سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے ﴿خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا﴾۔ کیوں پیدا کئے؟ اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر جبر کرے یا زیادتی کرے۔ فرمایا ﴿لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا﴾ تاکہ تم ایک دوسرے کی طرف سکینت چاہتے ہوئے جھکو اور ایک دوسرے پر تسکین کی خاطر انحصار کرو ﴿وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کو پیدا فرمایا۔ ﴿اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ یقیناً اس میں ایسی قوم کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں، بہت سے نشانات ہیں۔

پس شادی بیاہ کے بعد اگر یہ مقصد پورا نہیں ہوتا یا جوڑے اس مقصد کو نظر انداز کر دیتے ہیں خواہ مردوں کا قصور ہو یا عورتوں کا، تو وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو بھلا دیتے ہیں۔ شادی کے بعد مودّت اور رحمت کا مضمون ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے اور ایسا ماحول قائم کرنا چاہئے کہ مرد عورت کیلئے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو اور عورت مرد کیلئے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو۔

جہاں تک نظروں کے بدکنے کا تعلق ہے یا بے راہ ہونے کا تعلق ہے اور جہاں تک اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دوسری جگہ سکینت تلاش کرنے کا تعلق ہے، اسلام جو پابندی لگاتا ہے وہ عائلی زندگی کی تقویت کی خاطر لگاتا ہے۔ وہ اس لئے لگاتا ہے کہ مرد اور عورت کے تعلقات میں ہمیشہ دائم طور پر محبت کی حفاظت کی جائے۔ اگر نظر کو بدکنے یا بے راہ روی کی اجازت دیدی جائے تو لازماً گھر کی محبت کی قربانی کے نتیجہ میں ایسا کیا جا سکتا ہے اس کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ جتنی نظریں آزاد ہوں گی اتنی زیادہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کریں گی۔ اس لئے جب اس کو پابندی کہا جاتا ہے تو بالکل غلط بات ہے۔ اصل میں یہ حفاظت کا مضمون ہے اور بنیاد چونکہ اسلام نے عائلی معاشرہ پر رکھی ہے اس لئے عائلی اقدار کی حفاظت کے لئے یہ تعلیم دی جاتی ہے۔

اور قرآن کریم یہ حقیقت نظر انداز نہیں فرماتا کہ انسانی فطرت کے تقاضے ایسے ہیں جو بالآخر تہذیبوں کو جنسی آزادی کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ مذاہب سے بے راہ روی پیدا کرنے کے لئے بھی انسان کے اندر کچھ ایسے تقاضے ہیں جو آہستہ آہستہ اصل راہ سے دور لے جاتے ہیں۔ تو فرمایا کہ اس سلسلہ میں تمہیں ہم دعا سکھلاتے ہیں اگر تم دعا سے کام لوگے تو ان اقدار کی حفاظت کر سکوگے۔ اگر محض اپنی طاقت پر انحصار کیا تو تم ہرگز ان اقدار کی حفاظت نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ مومنوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ کہ وہ لوگ یعنی رحمٰن خدا کے بندے دعا کرتے رہتے ہیں ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ﴾۔ کہ اے خدا ہمیں اپنے جوڑوں سے ہی، ایک دوسرے سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرمادے تاکہ ہمارے دلوں کو ایسی تسکین نصیب ہو کہ ہم دوسری جگہ اس تسکین کے متمنی بن کر اپنی نظروں کو آزاد نہ پھرائیں۔ ﴿هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا﴾ اور صرف یہی نہیں بلکہ ہم کو اپنی اولاد کی طرف سے بھی آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما۔ ﴿وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔

اس آیت میں جس عائلی زندگی کا تصور پیش فرمایا گیا ہے اس میں سب سے پہلی بات جو غور کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ مومن کوشش ضرور کرتا ہے مگر اپنی کوشش پر انحصار نہیں کرتا اور جانتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے توفیق نصیب نہ ہو تو میں اپنی عائلی زندگی کو خوشگوار نہیں بنا سکتا۔ یہ حقیقت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مثالی جوڑے، ایسے جوڑے کہ جہاں طبعی تقاضوں کے طور پر ایک مرد عورت کی تسکین کا موجب ہو اور ایک عورت مرد کی تسکین کا موجب ہو، بہت ہی شاذ کے طور پر ملتے ہیں۔

ایک یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اسی دعا میں جب اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگی گئی ہے تو ظاہر ہے کہ میاں بیوی کو شادی کے وقت اپنے لئے ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد کے لئے بھی دعائیں شروع کر دینی چاہئیں۔ اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک تبھی نصیب ہو سکتی ہے جب وہ متقی ہو اور نیک اور صالح ہو۔ اسی لئے اس دعا کے آخر پر یہ الفاظ رکھ دئے گئے ہیں ﴿وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ کہ ہمیں متقی اولاد کا امام بنانا۔ اس کا مزید فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ ماں باپ اور ان کے بچوں کے درمیان وہ فاصلے کبھی پیدا نہیں ہوتے جن کو generation gap کہا جاتا ہے۔

جو بچے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں ان کو باہر کی دنیا میں کبھی ایسی دلچسپی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے گھر کی بجائے باہر تسکین قلب ڈھونڈیں۔ سکول یا کالج وغیرہ سے وہ سیدھا گھر کو لوٹتے ہیں تاکہ اپنے ماں باپ کے سایہ تلے تسکین حاصل کریں۔ یہی قرآنی تعلیم ہے جس کو نظر انداز کرنے کے نتیجہ میں دن بدن زیادہ عائلی زندگیاں تباہ ہوتی جا رہی ہیں اور گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ اسی طرح میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ہی نہیں ٹوٹتے، بلکہ اولاد سے بھی ان کے تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور جونہی اولاد بالغ ہوا اپنے ماں باپ سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہے اور ان کی لذتوں کے مراکز گھروں کی بجائے ناچ گھر اور شراب خانے بن جاتے ہیں یا پھر وہ آپس میں نوجوانوں کے جرائم پیشہ gangs بنا کر گلیوں اور دوسرے گھروں کے امن کو برباد کرتے پھرتے ہیں۔

متقی سے مراد قرآنی تعریف کے مطابق یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا خوف پیش نظر رکھتے ہوئے ہر دوسرے کے حقوق ادا کرے یہاں تک کہ دوسروں کی خاطر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پر تیار رہے۔ پس اس پہلو سے اس دعا کا یہ مفہوم بھی بن جاتا ہے کہ اے خدا ہم تجھ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

ہمارا خدا ہر ایک چیز کا نور اور زمین اور آسمان کا روشن کرنے والا ہے۔

مومنوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتے جاتے ہیں۔ مومن کی قوت متمیّزہ بڑھتی جاتی ہے اور وہ اپنی حالت میں دن بدن نمایاں تبدیلی پاتا ہے۔

جب تک نورِ قلب و نورِ عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نورِ وحی ہرگز نہیں پاتا۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۱؍جون ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۱؍احسان ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين -

آج خدا تعالیٰ کی صفت اَلنُّوْر سے متعلق خطبہ دیا جائے گا۔ نور کے معانی بیان کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المفردات فی غریب القرآن میں تحریر فرماتے ہیں: نور، ایسی پھیلی ہوئی روشنی کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں سردرہتی ہے۔ یہ دو قسم کا ہے، دنیوی اور اُخروی۔ دنیوی نور کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ ایسا نور جس کو صرف بصیرت سے ہی سمجھا جا سکتا ہے جیسے نورِ عقل اور نورِ قرآن وغیرہ۔

دوسری قسم کا نور ایسا ہے جس کو ظاہر آنکھ سے بھی محسوس کیا جا سکتا ہے اور اس سے مراد روشنی دینے والے اجسام ہیں جیسے سورج اور چاند اور ستارے اور اسی طرح دوسرے روشنی دینے والے اجرام۔ اخروی نور کے بارے میں قرآن کریم میں فرمایا: ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ﴾۔ نیز فرمایا: ﴿اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُوْرِكُمْ﴾۔ وغیرہ

اللہ تعالیٰ نے اپنا نام نور اس لئے رکھا ہے کہ وہی ہے جو روشنی بخشنے والا ہے۔ فرمایا ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے لئے لفظ نور اس لئے استعمال کیا کہ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بکثرت روشنی عطا کرنے والا۔

سورۃ البقرہ:۲۵۸: ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ. يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ. اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ. هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دل چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اَجْرَد ہے۔ ایسے دل میں ایک قسم کا چراغ روشن ہوتا ہے۔ دوسرا اَغْلَف، تیسرا مَنْكُوْس اور چوتھا مُصْفَح ہے۔

اَجْرَد یعنی کینے اور دھوکے وغیرہ سے خالی دل مومن کا دل ہوتا ہے۔ اس میں موجود چراغ اس کا نور ہوتا ہے اور اَغْلَف (یعنی پردوں میں لپٹا ہوا دل) کافر کا دل ہوتا ہے۔ اور مَنْكُوْس دل منافق کا دل ہوتا ہے جو حق کو جاننے کے باوجود اس کا انکار کرتا ہے۔ اور مُصْفَح، دوغلا پن رکھنے والا دل ہوتا ہے جس میں ایمان اور نفاق جمع ہوتے ہیں اور اس میں ایمان کی مثال ایک پودے کی طرح ہے جس کو طیب پانی تقویت دیتا ہے اور اس میں نفاق کی مثال اَلسر کی طرح ہے جس میں پیپ اور خون دونوں ہوتے ہیں اور ان دونوں یعنی ایمان اور نفاق میں سے جو چیز بھی دوسری پر غالب آجاتی ہے، وہی دل پر غالب آجاتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند المكثرين من الصحابه)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾، اللہ جو سمیع علیم ہے۔ اس کی پہچان کیا ہے۔ فرماتا ہے کہ وہ مومنوں کا والی بن جاتا ہے۔ اب مومنوں کی پہچان بتاتا ہے کہ وہ ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتے جاتے ہیں۔ ظلمت کیا ہے؟، جس میں تمیز نہ رہے۔ روشنی کیا ہے؟ جس میں تمیز ہو سکے۔ معمولی روشنی سورج کی ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر نورِ طب ہے جس سے انسان کے اندرونی امراض معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر نورِ فلاسفہ ہے کہ وہ خط و خال سے، بال سے، آواز سے، ناک سے، ہونٹ سے کسی کے اخلاق پر آگاہ ہو جاتے ہیں۔ پھر جن کو اس سے بھی بڑھ کر انوار دیئے جاویں، وہ مومن ہیں۔ چنانچہ فرمایا: اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ پس مومن ہونے کا نشان ہے کہ اس انسان کی قوت متمیّزہ بڑھتی جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ تاریکیوں سے نکل کر انوار میں آتا جاتا ہے اور اپنی حالت میں دن بدن نمایاں تبدیلی پاتا ہے۔

ظلمتیں بھی کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک رسم کی، مثلاً شادی آگئی۔ اب رسم کہتی ہے کہ دس ہزار روپیہ خرچ کرو۔ اب گھر میں تو اپنے روپے نہیں، پس ساہوکاروں کے پاس جاتا ہے۔ وہ سُود مانگتا ہے۔ خدا فرماتا ہے: جو سُود دیتا یا لیتا ہے، وہ خدا سے جنگ کرتا ہے۔ پھر اسی طرح بڑھتے بڑھتے ایک گناہ سے کئی گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

پھر عادت کی ظلمت ہے۔ یہ عادت بُری بلاء ہے۔ جس چیز کی عادت پڑ جاوے، وہ پیچھا نہیں چھوڑتی۔ بعض کو قصہ سننے کی دھت ہوتی ہے۔ بعض کو ناول پڑھنے کی۔ بعض کو چاء پینے کی۔ حقہ پینے کی، پان کھانے کی۔ پھر ظلمت سے شہوت، حرص، غضب، سستی، کاہلی۔ پس یہ بات یاد رکھو کہ جس تعلیم سے قوت ممیّزہ بڑھے، وہ سچی ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر. قادیان. ۶؍مئی ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسا ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پروا ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔ اب بتلاؤ اے مسلمان کہلانے والو کہ ظلماتِ شک سے نورِ یقین کی طرف تم کیونکر پہنچ سکتے ہو۔ یقین کا ذریعہ تو خدا کا کلام ہے جو يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ کا مصداق ہے۔" (نزول المسيح. صفحه ۹۲)

سورۃ النساء آیت ۱۷۵: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا﴾۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک بڑی حجت آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن کر دینے والا نور اتارا ہے۔

حضرت یزید بن حیّانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حُصَین بن سَبْرَۃ اور عمر بن مُسلم ایک دفعہ حضرت زید بن اَرقمؓ کے پاس گئے۔ جب ہم اُن کے پاس بیٹھے تو حُصَین نے کہا: اے زید! آپ نے تو خیر کثیر پائی ہے۔ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کی باتیں سنیں، آپؐ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے، آپؐ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ اے زید! آپ نے تو واقعی

خیر کثیر پائی ہے۔ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہے، اس میں سے کچھ ہمیں بھی سنائیے۔

زیدؓ کہنے لگے: اے میرے بھتیجے! میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور ایک زمانہ مجھ پر بیت گیا ہے اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا یاد تھا، اس میں سے مجھے کچھ بھول گیا ہے۔ پس جو کچھ میں تمہارے سامنے بیان کروں اُسے قبول کر لینا اور جو بیان نہ کر سکوں، اُس کے لئے مجھے مکلّف نہ کرنا۔

پھر آپؓ کہنے لگے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ایک چشمے کے پاس جس کا نام خُم ہے، ہم سے خطاب فرمایا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں بھی بشر ہوں۔ قریب ہے کہ اللہ کا پیغامبر میرے پاس آئے اور اس کی آواز پر لبیک کہوں۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس سے چمٹے رہو۔ پس اس طرح آپؐ نے کتاب اللہ کے بارے میں وعظ و تحریص فرمائی۔

پھر فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں اور اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں اور اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

اس پر حُصین نے اُن سے کہا کہ اے زید! آپؐ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپؐ (کے خاندان) کی مستورات آپؐ کے اہل بیت ہیں؟ انہوں نے کہا: بے شک آپؐ (کے خاندان) کی مستورات بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ تاہم (یہاں) اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام ہو گیا ہے۔ حُصین نے پھر پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ زیدؓ نے جواب دیا کہ یہ آلِ علیؓ، آلِ عقیلؓ اور آلِ جعفرؓ اور آلِ عباسؓ ہیں۔ حُصین نے پوچھا کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا: ہاں۔ (مسلم۔ کتاب الفضائل الصحابہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملی ہے اور ایک کھلا کھلا نور ہے جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے۔" (کرامت الصادقین۔ صفحہ ۱۴)

سورۃ المائدہ: ﴿يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (سورۃ المائدہ: ۱۶،۱۷)۔ اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آ چکا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی باتیں جو تم (اپنی) کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے خوب کھول کر بیان کر رہا ہے اور بہت سی ایسی ہیں جن سے وہ صرفِ نظر کر رہا ہے۔ یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آ چکا ہے اور ایک روشن کتاب بھی۔ اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبریلؑ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی۔ چنانچہ آپؐ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور فرمایا: یہ آسمان سے ایک دروازہ کھلنے کی آواز ہے، یہ دروازہ آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس دروازے سے ایک فرشتہ اُترا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین کی طرف اترا ہے، یہ آج سے پہلے کبھی بھی نہیں اُترا۔ چنانچہ اس (فرشتے) نے سلام کیا اور کہا: (اے محمد!) آپ کو دو ایسے نُوروں کی بشارت دی جاتی ہے جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ یہ دونوں سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرۃ کی آخری آیات ہیں۔ ان دونوں میں سے آپ جو حرف بھی (بطور دعا) پڑھیں گے، وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔ (مسلم۔ کتاب صلوٰۃ المسافرین)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ: ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کو نہیں جا رہا، تو وہ مومن نہیں۔" (ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۵/اگست ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ انسان خدا کا پیارا ہو جائے۔ پس جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوب الٰہی بنا دیتا ہے اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔ اسی لئے اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کا نام نُور رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ یعنی تمہارے پاس خدا کا نُور آیا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ صفحہ ۴۶)

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۔ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام:۲)۔

تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔ پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نُور ڈالا، پھر جس پر تو یہ نُور پڑ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس پر یہ نُور نہ پڑ سکا وہ گمراہ ہو گیا۔ (ترمذی۔ کتاب الایمان)

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی صبح کرے تو یہ دعا پڑھے: ہم نے صبح کی، اس حال میں کہ تمام بادشاہت اللہ ربّ العالمین کی ہے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر، اس کی فتح و نصرت اور اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت مانگتا ہوں۔ اور اس دن میں اور اس کے بعد جو شر ہے، اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ پھر جب کوئی شام کرے تو یہی دعا مانگے۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"روشنی اور اندھیرے کا فرق دوپہر اور آدھی رات کے وقت معلوم ہو سکتا ہے۔ روشنی میں تمیز اور اندھیرے میں بے تمیزی ہوتی ہے...... اس میں اشارہ ہے کہ بے تمیزی سے تمیز دینا بھی اسی اللہ کا کام ہے۔ اور اسی میں ثبوت ہے کہ بعثتِ نبوت کا۔ عالمِ روحانی میں جب ظلمات بڑھے تو نُور ضروری ہے۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۶/اگست ۱۹۰۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس "منن الرحمان" میں سے:-

"جبکہ ثابت ہوا کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز کا نُور اور زمین اور آسمان کا روشن کرنے والا ہے تو ثابت ہو گیا کہ وہی ہر ایک طرح سے مبدء جمیع فیوض ہے اور وہی زمین اور آسمان کا خالق اور احسن الخالقین ہے۔ اس نے دو آنکھیں دیں اور زبان اور ہونٹ دیئے اور بچہ کو پستانوں کی طرف ہدایت دی اور کوئی ایسا کمالِ انسانی اٹھا نہ رکھا جس کی طرف انسان کو حاجت ہے اور ہر ایک مطلوب احسن طور سے ادا کیا۔" (منن الرحمن۔ صفحہ ۵۴،۵۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"باوا صاحب (نانک۔ ناقل)......... فرماتے ہیں ؎

اوّل اللہ نور اُپایا قدرت کے سب بندے
اک نور سے سب جگ اُپجا کون بھلے کون مندے

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک نُور پیدا کر کے اس نُور سے تمام کائنات کو پیدا کیا۔ پس پیدائش کی رُو سے تمام اَرواح نوری ہیں یعنی نیک و بد کا اعمال سے فرق پیدا ہوتا ہے ورنہ باعتبار خلقت، ظلمت محض کوئی بھی پیدا نہیں کیا گیا۔ ہر ایک میں نُور کا ذرّہ مخفی ہے اس میں باوا صاحب نے ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے اقتباس کیا ہے۔ اِسی لئے اللہ اور نُور کا لفظ شعر میں قائم رہنے دیا تا اقتباس پر دلالت کرے اور نیز حدیث اَوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ کی طرف بھی اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔"

(ست بچن۔ صفحہ ۱۴)

سورۃ الانعام آیت ۱۲۳: ﴿اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۔ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ
دعا کو ترک کرنا گناہ ہے
طالب دعا از جماعت احمدیہ ممبئی

یَعْمَلُوْنَ﴾۔اور کیا وہ جو مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور ہم نے اس کے لئے وہ نور بنایا جس کے ذریعہ وہ لوگوں کے درمیان پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہو (اور) ان سے کبھی نکلنے والا نہ ہو۔ اسی طرح کافروں کے لئے خوبصورت کر کے دکھایا جاتا ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

”ہر روز سوچو کہ بہ نسبت کل کے تم نے خدا سے نزدیک ہونے یا مخلوق پر شفقت کرنے میں کیا ترقی کی۔ تا سمجھ آئے کہ ظلمات سے نُور میں یعنی بے تمیزی سے تمیز میں کہاں تک پہنچے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ۔ پس تم ضرور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو اور ایک پہچان ”نبوت“ کی بتلائی ہے۔ وہ یہ کہ اکابر جو ہوتے ہیں وہ انبیاء سے قطع تعلق کرنے والے ہوتے ہیں۔ تم خدا کی بڑائی کے لئے وعظ کرو۔ پھر تمہارے بھی دشمن ہو جاویں گے۔

میرے سامنے کسی نے سوال کیا: کیشب، دیانند، سرسید، مرزا صاحب چاروں اصلاح کے مدعی ہیں، ان میں کیا فرق ہے۔ مَیں نے کہا: یہی کہ اکابر صرف مرزا صاحب کے دشمن ہیں!۔“(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۳/ستمبر ۱۹۰۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

”کیا وہ شخص جو مُردہ تھا اور ہم نے اُس کو زندہ کیا اور ہم نے اس کو ایک نُور عطا کیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے یعنی اُس نُور کی برکات لوگوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ کیا ایسا آدمی اُس آدمی کی مانند ہو سکتا ہے جو سراسر تاریکی میں اسیر ہے اور اُس سے نکل نہیں سکتا۔ نور اور حیات سے مراد روح القدس ہے کیونکہ اُس سے ظلمت دُور ہوتی ہے اور وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔ اِسی لئے اُس کا نام روح القدس ہے یعنی پاکی کی روح جس کے داخل ہونے سے ایک پاک زندگی حاصل ہوتی ہے۔“(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۹۹)

سورۃ الاعراف آیت ۱۵۸: ﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾۔ جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضرت زُہیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصاف کرنے والے خدائے رحمان کے داہنے ہاتھ نور کے منبروں پر ہوں گے (اور حق یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہی شمار ہوتے ہیں) یہ لوگ اپنے فیصلے میں اور اپنے اہل و عیال میں اور جس کے بھی وہ نگران بنائے جاتے ہیں، عدل کرتے ہیں۔(مسلم، کتاب الامارۃ)

حضرت امّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابو سلمہؓ کے پاس آئے۔ اس وقت ابو سلمہؓ کی آنکھیں پھٹ چکی تھیں (یعنی ان کی وفات واقع ہو جانے کے بعد آنکھیں کھلی تھیں)۔ آپؐ نے اُن کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا: جب رُوح قبض ہو جاتی ہے تو آنکھیں بھی اس کی پیروی کرتی ہیں۔ اس پر اُن کے اہل خانہ میں سے بعض نے شور مچانا شروع کر دیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: اپنے بارے میں صرف بھلائی کی دعا کرو کیونکہ جو کچھ بھی تم کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے دعا کی: اے اللہ! ابو سلمہؓ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند فرما۔ اور اس کی باقی رہ جانے والی اولاد میں اس کا خلیفہ ہو جا۔ اے ربّ العالمین! ہمیں بھی بخش دے اور اسے بھی بخش دے۔ اور اس کی قبر اس کے لئے وسیع فرما دے اور اس میں اس کے لئے نُور کر دے۔ (مسلم۔ کتاب الجنائز)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت یا غالباً ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا۔ پھر کچھ وقت کے لئے آپؐ نے اس عورت 'یا راوی کہتے ہیں کہ' اس نوجوان کو نہ دیکھا تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ بتایا۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا لوگوں نے اس عورت یا اس نوجوان کے معاملے کو کوئی اہمیت نہ دی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر بتاؤ کہ کہاں ہے؟ صحابہؓ نے آپ کو قبر کے بارے میں بتایا۔ تب آپؐ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں اہلِ قبور کے لئے تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور میرے ان کے لئے دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ قبروں کو ان کے لئے روشن کر دیتا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الجنائز)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”وہ وہی لوگ ہیں جو اُس رسول نبی پر ایمان لاتے ہیں کہ جس میں ہماری قدرتِ کاملہ کی دو نشانیاں ہیں۔ ایک تو بیرونی نشانی کہ توریت اور انجیل میں اُس کی نسبت پیشین گوئیاں موجود ہیں جن کو وہ آپ بھی اپنی کتابوں میں موجود پاتے ہیں۔ دوسری وہ نشانی کہ خود اُس نبی کی ذات میں موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ باوجود اُمّی اور ناخواندہ ہونے کے ایسی ہدایت کامل لایا ہے کہ ہر ایک قسم کی حقیقی صداقتیں جن کی سچائی کو عقل و شرع شناخت کرتی ہے اور جو صفحہ دنیا پر باقی نہیں رہی تھیں لوگوں کی ہدایت کے لئے بیان فرماتا ہے اور اُن کو اُس کے بجالانے کے لئے حکم کرتا ہے اور ہر ایک نامعقول بات سے کہ جس کی سچائی سے عقل و شرع انکار کرتی ہے منع کرتا ہے اور پاک چیزوں کو پاک اور پلید چیزوں کو پلید ٹھہراتا ہے اور یہودیوں اور عیسائیوں کے سر پر سے وہ بھاری بوجھ اُتارتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے اور جن طوقوں میں وہ گرفتار تھے، اُن سے خلاصی بخشتا ہے۔ سو جو لوگ اس پر ایمان لاویں اور اس کو قوت دیں اور اُس کی مدد کریں اور اُس نُور کی بکلّی متابعت اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ وہی لوگ نجات یافتہ ہیں۔“

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۴۷۳ تا ۴۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ نے پیغمبر اسلام کے دل کو شیشۂ مصفّٰی سے تشبیہ دی جس میں کسی نوع کی کدورت نہیں۔ یہ نورِ قلب ہے۔ پھر آنحضرتؐ کے فہم و ادراک و عقلِ سلیم اور جمیع اخلاقِ فاضلہ جبلّی و فطرتی کو ایک لطیف تیل سے تشبیہ دی جس میں بہت سی چمک ہے اور جو ذریعہ روشنی چراغ ہے۔ یہ نُورِ عقل ہے کیونکہ منبع و منشا جمیع لطائف اندرونی کا قوتِ عقلیہ ہے۔ پھر ان تمام نوروں پر ایک نُورِ آسمانی کا جو وحی ہے نازل ہونا بیان فرمایا۔ یہ نُورِ وحی ہے اور انوارِ ثلاثہ مل کر لوگوں کی ہدایت کا موجب ٹھہرے۔ یہی حقانی اصول ہے جو وحی کے بارے میں قدوسِ قدیم کی طرف سے قانونِ قدیم ہے اور اس کی ذاتِ پاک کے مناسب۔ پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ جب تک نورِ قلب و نورِ عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نورِ وحی ہرگز نہیں پاتا۔“(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ روحانی خزائن۔ جلد اوّل۔ حاشیہ صفحہ ۱۹۷۔۱۹۸)

الہام ۱۸۸۳ء: ”مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اِسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔“

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۵۵۷۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

فرمایا: ”یہ وہی چمکار ہے جو کوہ طور کی چمکار سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور اس سے مراد جلالی معجزات ہیں۔ جیسا کہ کوہ طور پر بنی اسرائیل کو جلالی معجزات دکھائے گئے تھے۔“

(ضمیمہ چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۲۷)

الہام ۱۸۹۱ء: ”مَیں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ اے ابراہیم! تجھ پر سلام۔ ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔“(تذکرہ۔ صفحہ 185۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

الہام ۲۱/ ستمبر ۱۸۹۲ء: ”سَیُوْلَدُ لَکُمُ الْوَلَدُ وَ یُدْنٰی مِنْکُمُ الْفَضْلُ. اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ“۔ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعودؑ۔ صفحہ ۲۶)

عنقریب تمہارے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تم سے نزدیک کیا جائے گا۔ یقیناً میرا نُور قریب ہے۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۲۰۲۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ایک الہام ہے ۳۰/ ستمبر ۱۸۹۲ء کا: ”ظُلُمٰتُ الْاِبْتِلَآءِ. ھٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ. یُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ. اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ. اَجِیْءُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِتْرِ“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعودؑ۔ صفحہ ۵۰)

ابتلاء کے اندھیرے۔ یہ سخت دن ہے۔ تجھے ایک بیٹا عطا ہو گا اور فضل تیرے نزدیک ہو گا۔ میرا نُور قریب ہے۔ مَیں جناب باری سے آتا ہوں۔“(تذکرہ۔ صفحہ ۲۰۳۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ایکس ریز اور ان کا استعمال

ان طاقتور شعاعوں کے جسم میں زیادہ جذب ہونے سے مختلف بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں

محترم پروفیسر طاہر احمد نسیم

ایکس ریز توانائی کی ایک نہایت مفید قسم کا نام ہے جو لہروں کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ جیسے عام روشنی، ریڈیائی لہریں اور گیما لہریں۔ ایک جرمن سائنسدان نے 1985ء میں انہیں دریافت کیا۔ اور چونکہ وہ ان کو سمجھ نہ سکا کہ یہ کونسی لہریں ہیں اس لئے اس نے انہیں X rays کا نام دیدیا۔ X کا مطلب ہے نامعلوم۔ ایکس ریز عام روشنی کی طرح کی ہی توانائی کی ایک قسم ہے اور روشنی کی لہروں کے ساتھ بہت سی مشابہت بھی رکھتی ہیں۔ مثلاً دونوں ہی ایک قسم کی لہروں کی صورت میں سفر کرتی ہیں جنہیں الیکٹرو میگنیٹک ویوز Electromagnetic Waves کہا جاتا ہے۔ دونوں کی رفتار ایک ہی ہے۔ یعنی 186282 میل فی سیکنڈ۔ دونوں سیدھی لائن میں سفر کرتی ہیں۔ اور دونوں ہی کیمرہ کی فلم کو سیاہ کردیتی ہیں۔ لیکن دونوں میں ایک بہت بڑا فرق ہے اور وہ فرق ہے Wave Length کا۔ جس طرح آواز لہروں کی شکل میں سفر کرتی ہے لمبی لہروں کو Low Frequency والی لہریں کہتے ہیں۔ اور چھوٹی لہروں کو High Frequency والی۔ لمبی لہروں والی آواز بھاری بھرکم ہوتی ہے۔ جیسے مردانہ آواز۔ چھوٹی لہروں والی آواز باریک ہوتی ہے جیسے زنانہ آواز۔ ایسے ہی روشنی اور توانائی کی دیگر اقسام بھی چھوٹی اور لمبی لہروں کی شکل میں سفر کرتی ہیں روشنی کی لہر کو ماپنے کی اکائی کو Angstrom کہا جاتا ہے۔ ایک Angstrom ایک سینٹی میٹر کا ایک کروڑواں حصہ ہوتا ہے۔ عام روشنی کی لہر چار ہزار سے سات ہزار اینگسٹرام کی ہوتی ہے۔ جبکہ X rays کی لہر صرف 1/100 سے لیکر 100 اینگسٹرم کی ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں روشنی کی لہر ایکسریز سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اب لہر کی لمبائی جتنی زیادہ کم یا چھوٹی ہوگی اتنا ہی زیادہ وہ طاقتور ہوگی اور چیزوں کے اندر سرایت کرجانے کی طاقت رکھتی ہوگی۔ اس لحاظ سے ایکسریز عام روشنی سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ اور اس لئے ان سے بے شمار کام لئے جاتے ہیں۔ عام روشنی کی لہر ہوا میں سے کسی عدسہ یا پانی وغیرہ میں داخل ہوتے وقت ٹیڑھی ہوجاتی ہے اور آئینہ میں سے منعکس ہوجاتی ہے جب کہ ایکسریز نہ ٹیڑھی ہوتی ہیں اور نہ منعکس۔ بہت چھوٹی Wavelength ہونے کی وجہ سے یہ بہت طاقتور ہوتی ہیں اور گوشت، ہڈیوں اور دھاتوں تک میں سے گزر جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان تمام اشیاء کی ایکسرے فلم لے کر اس کو بہت سے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ یہ طب، صنعت اور سائنسی ریسرچ کے میدانوں میں کثرت سے استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن نہایت طاقتور ہونے کی وجہ سے یہ خطرناک بھی ثابت ہوسکتی ہیں۔ ان لہروں کے ضرورت سے زیادہ حیوانی یا نباتاتی جسم میں جذب ہوجانے سے ان کے ریشے مرسکتے ہیں اور متاثرہ جگہ پر کینسر جلنے کے زخم اور خون کی سپلائی کا بند ہوجانا کی کیفیت پیدا ہوسکتی ہے۔ لہذا ایکسریز پر کام کرنے والوں کو نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ وہ خود کو یا مریض کو ضرورت سے ایک سیکنڈ سے زیادہ ایکسریز کے سامنے نہ رکھیں۔ قدرت کے نظام میں ایکسریز سورج اور دیگر اجرام فلکی سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن زمین پر پہنچنے سے قبل ہی زمین کے گرد فضا کی حفاظتی تہہ میں جذب ہوکر ختم ہوجاتی ہیں۔ لیکن سائنسدان مشین میں ایکسرے ٹیوب کی مدد سے انہیں پیدا کرتے اور استعمال کرتے ہیں۔

ایکسرے فلم

طب کے میدان میں تو ہم جانتے ہیں کہ ہڈیوں، دانتوں اور جسم کے اندرونی اعضا کا ایکسرے فوٹو لینے کے لئے انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے اندرونی طور پر چھپی ہوئی بیماریوں، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں اور دانتوں کی کھڑ وغیرہ کا پتہ چل جاتا ہے یا انتڑیوں اور معدے کی تکلیفوں یا کسی غیر طبعی پیدائش یا پھنسی ہوئی چیز کا پتہ چل جاتا ہے اور ٹھیک صحیح جگہ پر اپریشن کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ایکسرے لینے کے لئے ایکسرے کی شعاع کو مریض کے جسم میں سے گزار کر آگے لگی ہوئی فلم پر ڈالا جاتا ہے۔ ہڈیاں چونکہ گوشت سے زیادہ ان شعاعوں کو جذب کرتی ہیں اس لئے ایکسرے کی تصویر میں وہ سفید رنگ کی نظر آئیں گی۔ جسم کے دوسرے حصے ہڈیوں کی نسبت گہرے رنگ کے ہوں گے اور ان میں بھی ان کی ساخت کے اعتبار سے کم و بیش لہروں کو جذب کرنے کی صلاحیت کیوجہ سے ان کے عکس کی رنگت میں بھی کچھ فرق ہوگا۔ اس لئے دل پھیپھڑے، ہڈیاں وغیرہ الگ الگ پہچانے جاسکتے ہیں اور کسی خرابی کی صورت میں مثلاً پھیپھڑوں میں ٹی بی کا زخم یا دماغ کے اندر یا کہیں اور کوئی رسولی وغیرہ رنگت کے فرق سے صاف پہچانی جاسکتی ہے کہ کہاں اور کتنے سائز میں ہے۔ بلکہ ٹی وی کی طرح ایک سکرین جسے Fluoroscope کہا جاتا ہے کے سامنے مریض کو کھڑا کرکے اس کے اندرونی جسم کے مطلوبہ حصے کو باقاعدہ کام کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر جسم کا کوئی حصہ نمایاں طور پر ایکسرے میں نہ آئے جیسے انتڑیوں کی اندرونی کیفیت تو اس کے لئے مریض کو کوئی بے ضرر سا محلول پلا دیا جاتا ہے جیسے بیریم سلفیٹ کا محلول۔ یہ محلول چونکہ ایکسریز کو خوب جذب کرتا ہے اس لئے انتڑیوں کی واضح تصویر ایکسرے میں آجاتی ہے۔

دیگر استعمال

ایکسریز کو صرف فوٹو بنانے کیلئے ہی استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ نہایت طاقتور شعاعیں ہونے کی وجہ سے باقاعدہ خاص قسم کے علاج کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً کینسر کی رسولیوں اور دیگر گٹھلیوں کو تحلیل کرکے ختم کرنے کیلئے ایکسریز شعاعیں ان پر مرکوز کی جاتی ہیں۔ یہ شعاعیں بیمار اور صحت مند دونوں قسم کی نسیجوں پر اثر کرتی ہیں لیکن چونکہ کینسرزدہ حصہ زیادہ تیزی سے تحلیل ہوکر مرجاتا ہے اس لئے نقصان کی نسبت فائدہ زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ علاج اختیار کرنا سودمند رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اپریشن کرنے والے اوزاروں اور دستانوں وغیرہ کو جنہیں ابالنے وغیرہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے جراثیم سے پاک کرنے کیلئے بھی ایکسریز کا استعمال ہوتا ہے۔

صنعت کے میدان میں ایکسریز کا بہت عام استعمال ہورہا ہے۔ مختلف دھاتوں کی بنی ہوئی مصنوعات کی اندرونی مضبوطی اور ایسے نقائص جو باہر سے نظر نہیں آسکتے چیک کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے بڑی تعداد میں بننے والی چھوٹے سائز کی اشیاء جیسے ٹرانسسٹرز اور دیگر الیکٹرانک اشیاء کی خرابیوں کو پرکھنے کے لئے بھی ایکس ریز استعمال ہوتی ہیں۔ ایئر پورٹس پر سامان میں اسلحہ یا سونا اور منشیات وغیرہ کی چیکنگ کے لئے جو مشینیں استعمال ہوتی ہیں ان میں بھی ایکسریز ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ کئی مختلف اقسام کے پلاسٹک پر اگر ایکسریز شعاعیں مرکوز کی جائیں تو ان میں کیمیائی تبدیلی پیدا ہوکر زیادہ مضبوطی آجاتی ہے۔ ایکسریز کو فصلوں کے کیڑوں کی روک تھام کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کیڑوں کے نر آئندہ پیدائش کی صلاحیت سے محروم ہوجاتے ہیں۔ ایکسریز استعمال کرنے سے مختلف اجناس کے بیجوں میں ایسی جینیاتی تبدیلیاں پیدا کی جاتی ہیں کہ وہ کمزور زمین میں بھی بہت اچھی پیداوار دے سکتے ہیں جہاں دوسرے بیج نہیں چل سکتے۔ پورے جہاز کے انجن کو ٹیسٹ کرنے کے لئے ایکسرے پلانٹ کے سامنے اس کی فلم لینے سے اس کی اندرونی تہوں میں چھپی ہوئی ویلڈنگ یا جوڑوں کی خرابی یا میٹیریل میں کریک وغیرہ صاف ظاہر ہوجاتے ہیں اسی طرح Cat Scan کی مدد سے رسولیوں وغیرہ کی صاف تصویر لی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

محبوب نگر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

28 جون کو لجنہ وناصرات محبوب نگر (آندھرا پردیش) نے محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کے مکان پر جلسہ سیرت النبی منعقد کیا۔ جلسہ میں تقریباً تمام لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔

جلسہ کی صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ اور محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محبوب نگر نے کی۔

کاروائی کا آغاز محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اسکے بعد عہدنامہ دہرایا گیا۔ محترمہ شہزاد بیگم صاحبہ نے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر محترمہ جمیل النساء بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے بڑھ کر ہیں کے عنوان پر کی۔

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے نظم "وہ پیشوا ہمارا" پڑھ کر سنائی۔

عزیزہ عظمت النساء نے بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ کے تحت تقریر کی۔ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ نے نعت رسول ﷺ پڑھ کر سنائی۔ محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور پاکیزہ تعلیم کے عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ نے نظم شور دیکھ کے محمد کے آستانے کا پڑھ کر سنائی۔

خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ شہزاد بیگم صاحبہ نے بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تقریر کی۔

محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے زندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر کی اور جلسہ میں شرکت کرنے والی تمام بہنوں کا شکریہ ادا کرکے اختتامی دعا کروائی۔

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محبوب نگر نے جلسہ میں شرکت کرنے والی تمام بہنوں کیلئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق پیدا کرنے اور آپ پر درود بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسارہ یاسمین لئیق، جنرل سیکرٹری)

درخواست دعا

مکرم حشمت علی صاحب کی دینی دنیاوی ترقیات اور نیک رشتہ ملنے اور والد قدرت علی اور والدہ ذکیہ بیگم کی صحت وسلامتی ولمبی عمر کیلئے، نیا مکان تعمیر کرنا چاہتے ہیں بہتر سامان ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 100 روپے)

(غلام حیدر خان معلم تالبر کوٹ اڑیسہ)

بقیہ صفحہ :: (1)

یہ اس قول کے ساتھ حال دکھایا۔ پھر تیسرا قول ہے سُبْحَانَ رَبِّی الْاَعْلٰی۔ اَعْلٰی افعل تفضیل ہے۔ یہ بالذات سجدہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ میں گرنا ہے۔ اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کرلی۔

اس قال کے ساتھ تین حال جسمانی ہیں۔ ایک تصویر اس کے آگے پیش کی گئی۔ ہر ایک قسم کا قیام بھی کیا گیا ہے۔ زبان جو جسم کا ٹکڑا ہے اس نے بھی کہا اور وہ شامل ہو گئی۔

تیسری چیز اور ہے وہ اگر شامل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی وہ کیا ہے؟ وہ قلب ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر کر کے دیکھے کہ درحقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے اور کھڑا بھی ہے اور روح بھی کھڑا ہوا حمد کرتا ہے جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑا ہے۔ اور جب سُبْحَانَ رَبِّی الْعَظِیْم کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف عظمت کا اقرار ہی کیا ہے۔ نہیں بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی روح بھی جھک گیا ہے۔ پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدہ میں گرا ہے۔ اس کی علوشان کو ملاحظہ میں لا کر اس کے ساتھ ہی دیکھے کہ روح بھی الوہیت کے آستانہ پر گری ہوئی ہے۔ غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہولے اس وقت تک مطمئن نہ ہو کیونکہ یقیمون الصلوٰۃ کے معنی یہی ہیں اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جائے اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو۔ ابتدائی حالت میں شکوک وشبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ یہ تقویٰ عملی کا ایک جزو ہے۔

اور دوسری جزو اس کی ممارزقناھم ینفقون ہے کہ جو کچھ دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ عام لوگ رزق سے مراد اشیاء خوردنی لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے جو کچھ قویٰ کو دیا جائے وہ بھی رزق ہے۔ علوم فنون وغیرہ معارف حقائق عطا ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر معاش مال میں فراخی ہو سب رزق ہے۔

رزق میں حکومت بھی شامل ہے اور اخلاق فاضلہ بھی رزق ہی میں داخل ہیں یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی روٹی میں سے روٹی دیتے ہیں اور علم میں سے علم اور اخلاق میں سے اخلاق۔ علم کا دینا تو ظاہر ہی ہے۔

یاد رکھو وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس لئے اپنے علوم و فنون سے کسی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا تو ہمارے بے قدری ہو جاوے گی یا آمدنی میں فرق آ جائے گا شرک ہے کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاق فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں، اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں۔ بلکہ شجاعت، مروّت عفت جس قدر قوتیں انسان کو دی گئیں ہیں دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں۔ ان کا برمحل استعمال کرنا ہی انکو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔ ایک موقعہ مناسب پر غضب کا استعمال بھی اخلاقی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔

یہ نہیں کہ انجیل کی طرح ایک ہی پہلو اپنے اندر رکھتی ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ یہ اخلاق نہیں اور نہ یہ تعلیم حکمت کے اصول پر مبنی ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو تمام فوجوں کا موقوف کر دینا اور ہر قسم کے آلات حرب کا توڑ دینا لازم آئے گا اور مسیحی دنیا کو بطور ایک خادم کے رہنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر کوئی کرتہ مانگے تو چغہ بھی دینا پڑے گا۔ ایک کوس بیگار لے جانا چاہے تو دو کوس جانے کا حکم ہے۔ پھر عیسائی لوگوں کو کس قدر مشکلات پیش آئیں۔ اگر وہ اس تعلیم پر عمل کریں تو نہ صرف انکے پاس ضروریات زندگی بسر کرنے کو کچھ رہے اور نہ کوئی آرام کی صورت۔ کیونکہ جو کچھ انکے پاس ہو کوئی مانگ لے تو پھر ان کے پاس کیا رہ جاوے؟ اگر محنت مزدوری سے کمانا چاہیں تو کوئی بے گار میں لگا دے۔ غرض اس تعلیم پر زور تو بہت دیا گیا ہے اور پادریوں کو دیکھا ہے کہ وہ بازاروں میں اس تعلیم کی بڑے شدومد سے تعریف کر کے وعظ کرتے ہیں لیکن جب عمل پوچھو تو کچھ نہیں۔ گویا بگفتن ہی سب کچھ ہے کرنے کے واسطے کچھ نہیں اس لئے اس کا نام اخلاق نہیں ہے۔ اخلاق یہ ہے کہ تمام قویٰ کو جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں برمحل استعمال کیا جاوے۔ مثلاً عقل دی گئی ہے اور کوئی دوسرا شخص جس کو کسی امر میں واقفیت نہیں اس کے مشورہ کا محتاج ہے اور یہ پوری واقفیت رکھتا ہے تو اخلاق کا تقاضا یہ ہونا چاہئے کہ اپنی عقل سلیم سے اس کو پوری مدد دے اور اس کو سچا مشورہ دے۔ لوگ ان باتوں کو معمولی نظر سے دیکھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا کیا بگڑتا ہے اس کو خراب ہونے دو یہ شیطانی فعل ہے۔ انسانیت سے بعید ہے کہ وہ کسی دوسرے کو بگڑتا دیکھے اور اس کی مدد کیلئے تیار نہ ہو۔ نہیں، بلکہ چاہئے کہ نہایت توجہ اور دلدہی سے اس کی بات سنے اور اپنی عقل اور سمجھ سے اس کو ضروری مدد دے۔

لیکن اگر کوئی یہاں یہ اعتراض کرے کہ مما رزقناھم کیوں فرمایا۔ مما کے لفظ سے بخل کی بو آتی ہے۔ چاہئے تھا کہ: ہر چہ داری خرچ کن در راہ او۔

اصل بات یہ ہے کہ اس سے بخل ثابت نہیں ہوتا۔ قرآن شریف خدائے حکیم کا کلام ہے۔ حکمت کے معنی ہیں شے را برمحل داشتن۔ پس مما رزقناھم میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ محل اور موقع کو دیکھ کر خرچ کرو۔ جہاں تھوڑا خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہاں تھوڑا خرچ کرو۔ جہاں بہت خرچ کرنے کی ضرورت ہے، وہاں بہت خرچ کرو۔

اب مثلاً عفو ہی ایک اخلاقی قوت ہے۔ اس کیلئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصہ تو دلاتی ہے لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر انکی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جاوے اور انکو معاف کر دیا جاوے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمت گار ہے جو بڑا نیک اور فرماں بردار ہے۔ وہ چائے لایا اتفاق سے اس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اُس کو مارنے کیلئے اٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تند ہو کر اس پر جا پڑے تو یہ سفاہت ہو گی۔ یہ عفو کا مقام ہے کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرتا اور آئندہ کیلئے محتاط بناتا ہے لیکن اگر کوئی ایسا شریر ہے کہ وہ ہر روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے تو اس پر رحم یہی ہو گا کہ اس کو سزا دی جائے۔ پس یہی حکمت ہے۔ مما رزقناھم ینفقون میں۔ ہر ایک مومن اپنے نفس کا مجتہد ہوتا ہے وہ محل اور موقعہ کی شناخت کرے اور جس قدر مناسب ہو خرچ کرے۔ (ملفوظات جلد اول مطبوعہ ربوہ صفحہ 287 تا 290)

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ (3)

ہماری اولاد صرف ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نہ بنے بلکہ تمام بنی نوع انسان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے، اس سے دنیا کو شر نہ پہنچے بلکہ خیر پہنچے۔

اگرچہ مسلمان مردوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کا دفاع کریں مگر جہاں تک عورت کا تعلق ہے عورت اس کا بہت بہتر دفاع کر سکتی ہے۔ جب وہ اپنے خلاف اسلام کی مزعومہ زیادتیوں کا دفاع کرتی ہے تو دنیا کو اس کے دلائل نسبتاً زیادہ آسانی سے قائل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ خود پوری طرح مطمئن ہو۔ اگر وہ خود اپنے بارہ میں اسلامی تعلیم سے مطمئن نہ ہو تو اس کے دلائل کھوکھلے اور سطحی ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان خواتین اپنے بارہ میں اسلامی تعلیم کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور اگر کچھ اعتراض ہوں تو انہیں اپنے علماء سے پوچھ کر پوری طرح دل کی تشفی کر لیں۔ جب انہیں یہ نفس مطمئنہ حاصل ہو جائے گا تو پھر ان کے دفاع میں بھی غیر معمولی اثر پیدا ہو جائے گا۔

یہ مضمون میں نے اس لئے اس نہج پر چلایا ہے کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے میں اسلامی تعلیم کے فلسفہ سے 'اس کے پس منظر سے 'اس کی گہرائیوں سے، اس کے ماضی سے، اس کے حال سے اور اس کے مستقبل سے آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو اپنے سوالات کے جواب کے لئے دوسروں کا مرہون منت نہ ہونا پڑے بلکہ آپ کے سوالات کا تسلی بخش جواب میرے خطابات ہی سے آپ کو مل جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو کہ میں اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو جاؤں کہ جو میری زندگی اور میرے منصب کا حقیقی مقصد ہے۔ باقی انشاء اللہ آئندہ۔ خدا حافظ۔

" جب تک نور الٰہی بصارت عطا نہ کرے اس وقت تک انسان اپنے نقص بھی دیکھ نہیں سکتا اور جب تک وہ نقص دور نہ ہوں نور الٰہی عطا نہیں ہو سکتا"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

کالیکٹ میں ہفتہ قرآن مجید

مرکزی ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام یکم تا ۷ جولائی ۲۰۰۲ء ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں درج ذیل اجلاسات منعقد ہوئے۔

یکم جولائی بعد نماز مغرب عشاء پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم پی ایم احمد کویا صاحب سکریٹری امور عامہ مکرم شاہد احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم حسن کویا صاحب کی نظم خوانی کے بعد شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے قرآن کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے روزانہ صبح تلاوت قرآن مجید کی ضرورت پر زور دیا۔ دوسری تقریر میں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات کی روشنی میں سورۃ فاتحہ کی تشریح کی۔ رات نو بجے تک یہ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

دوسرا اجلاس: مورخہ 2 جولائی کو زیر صدارت مکرم امیر صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم حسن کویا صاحب نے خلافت راشدہ کے قیام اور ابتدائی حالات کے بارے میں روشنی ڈالتے ہوئے قرآن مجید میں خلافت کے ذکر کی وضاحت کی۔ اس کے بعد خاکسار نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کی۔

تیسرا اجلاس: زیر صدارت مکرم امیر صاحب تلاوت و نظم کے بعد مکرم احمد شافعی صاحب نے اسلام میں اقتصادی نظام کے عنوان پر حالت حاضرہ پر اسلامی تعلیمات کی برتری پر تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے آیت قرآنیہ افمن کان علی بینۃ من ربه و یتلوه شاهد منه و من قبل کتاب موسی اماماً و رحمۃ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت واضح کی۔

چوتھا اجلاس: زیر صدارت مکرم امیر صاحب ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ٹی احمد سعید صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی عظمت اور اسکی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے بھی اس عنوان پر تقریر کی۔

پانچواں اجلاس: زیر صدارت مکرم امیر صاحب ہوا۔ بعد تلاوت نظم مکرم عیسیٰ کویا صاحب نے قرآن مجید اور ڈارون تھیوری کا موازنہ کرتے ہوئے قرآن کی برتری ثابت فرمائی۔

چھٹا اجلاس: اس اجلاس میں مکرم ایم سلیم صاحب نے قرآن بائبل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تاریخ کے پس منظر میں زیر عنوان سیر حاصل تقریر کی۔

آخری اجلاس: چونکہ یہ اختتامی اجلاس تھا اس وجہ سے مستورات کی بھی شمولیت کی خاطر یہ اجلاس وسیع پیمانے پر منعقد ہوا۔ مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کو سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب نگران دعوت الی اللہ برائے کیرلہ نے قرآن مجید کے مختلف عنوانوں کے تحت بہت عمدہ تقریر کی۔ مکرم امیر صاحب کی مختصر تقریر کے بعد مکرم ایم پی عبدالرزاق صاحب نے "مسلمانوں کی موجودہ ضلالت کن حالت کا حل قرآن مجید میں" کے عنوان پر عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات جلد ۸ کی بنیاد پر هدی للمتقین کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ غیب پر ایمان لانے والے، نماز قائم کرنے والے دین کی راہ میں قربانی کرنے والے متقیوں کو قرآن مجید کیا ہدایت دیتا ہے۔ اس کے بعد بعض دوستوں نے ہفتہ قرآن کے پروگراموں کو جائزہ لیتے ہوئے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس بہت کامیابی کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔ یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ روزانہ اجلاس میں ایک سو کے قریب حاضری تھی اس اجلاس کی حاضری مستورات سمیت 300 سے زائد تھی۔

(خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

آدرش نگر اجمیر شہر میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

آدرش نگر اجمیر شہر میں مورخہ 02-7-5 کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن شریف عزیزم محمد اسلم خان ابن اجمیر علی خان صاحب نے کی۔ نعت شریف عزیزم محمد شکیل علی صاحب نے سنائی۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا" مکرم ایوب علی صاحب نے سنائی۔ پہلی تقریر سیرت کے مختلف پہلو پر ہمارے نومبائع عالم مکرم مولانا حافظ محمد عبدالکلام صاحب سابق امام نے کی۔ اسکے بعد ایک سکھ بھائی جو کہ ڈاکٹر ہیں جماعت کے بارہ میں اپنے تاثرات سنائے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد 5 نومبائع بچوں نے "بدرگان ذی شان خیر الانام" مل کر ترانہ سنایا۔ اسکے بعد محترم صدر ایوب علی خان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر خاکسار نے رسول پاک کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ سامعین مرد و زن کی حاضری 300 تھی۔

اجمیر شہر میں پہلی بار ایسا جلسہ منعقد ہوا ہے۔ حال ہی میں خاکسار، مکرم سرکل انچارج صاحب و امیر جماعت صوبائی کی مسلسل کوششوں سے یہاں ایک فعال جماعت قائم ہوئی ہے۔ اجلاس بعد نماز مغرب عشاء 8 بجے سے لیکر 12:30 بجے تک مسجد میں بڑی کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ باہر خدام کی ڈیوٹی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر تبلیغی و تربیتی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے مزید خدمت دین کی توفیق بخشے۔ ہمارے نومبائعین بھائیوں کو استقامت اور ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔

(ایم مختار احمد شکیل بھٹی خادم سلسلہ خاص اجمیر شہر راجستھان)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

جماعتی اخبارات و رسائل کی انگلینڈ میں نمائندگی و دیگر تفاصیل

اخبارات و رسائل اور الیکٹرانک ذریعہ ابلاغ ٹیلی ویژن، ویڈیو وغیرہ قوموں کی تعمیر اور ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ نشر و اشاعت کے ان تمام وسائل سے کماحقہ فائدہ اٹھا سکے۔ جہاں تک سلسلہ کے اخبارات و رسائل کا تعلق ہے یہ مفید معلومات، تربیتی اور تحقیقی مضامین اور حضور انور کے خطبات سے مزین ہوتے ہیں۔ ان کی اس افادیت کو دیکھتے ہوئے یہ محسوس ہوتا تھا کہ سلسلہ کے اخبارات و رسائل کے مطالعہ کیلئے دوستوں کی کم توجہ ہے اور جہاں اس رجحان کا فقدان نظر آتا تھا کچھ انتظامی کمی کا بھی دخل تھا۔ الحمد للہ جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اور انتظام کیا گیا ہے کہ احباب جماعت کو سلسلہ کے اخبارات و رسائل با آسانی میسر آسکیں۔

اس کیلئے مکرم آفتاب احمد شیخ صاحب کو سلسلہ کے جملہ اخبارات و رسائل کی نمائندگی کا فریضہ سپرد کیا ہے۔ ان اخبارات اور رسائل کے چندہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

الفضل انٹرنیشنل: (25 پونڈ سالانہ) ریویو آف ریلیجنز: (15 پونڈ سالانہ) الفضل ربوہ: (35 پونڈ سالانہ) بدر قادیان: (20 پونڈ سالانہ) رسالہ مصباح: (13 پونڈ سالانہ) رسالہ انصار اللہ: (12 پونڈ سالانہ) رسالہ تشحیذ الاذہان: (15 پونڈ سالانہ) رسالہ خالد: (12 پونڈ سالانہ)

اس انتظام کے تحت چندہ کی ادائیگی مسجد لندن کے پتہ پر بذریعہ چیک یا پوسٹل آرڈر کی جا سکتی ہے۔ چیک بھجواتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں یا اپنا مکمل پتا لکھیں۔

مزید ضروری معلومات کیلئے شیخ آفتاب احمد صاحب سے بیت الفتوح مارڈن کے پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں یا ٹیلی فون نمبر 2822 8241 020 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

نوٹ: رسالہ ریویو آف ریلیجنز اب قادیان سے بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔ (رفیق احمد حیات امیر جماعت یوکے)

مسجد احمدیہ محمود آباد کا سنگ بنیاد

مورخہ 23 جون 2002ء کو آسنور کے متصل منڈوبل باس میں آسنور کی پانچویں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقعہ پر مجلس خدام احمدیہ کے زیر اہتمام صبح 10 بجے ایک بابرکت تقریب کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ جس کی صدارت مکرم و محترم بشارت احمد صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ آسنور نے کی۔

تلاوت کلام پاک سے اس بابرکت تقریب کا آغاز ہوا جو کہ عزیزم فاروق احمد نائک نے پیش کی۔ نظم مکرم محمد اشرف چوہان نے پڑھی۔ مکرم مولوی ناصر احمد ندیم صاحب نے حاضرین کو مسجد کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم مولوی باسط رسول ڈار صاحب نے مسجد شریف تعمیر کرنے کے حقیقی مقصد کو حاضرین کے سامنے رکھا۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب نائب سکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ آسنور نے آنحضرتؐ کی نماز باجماعت کے بارے میں تاکید کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔

آخر پر صدر جلسہ مکرم بشارت احمد صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ آسنور نے خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد تمام احباب جماعت کے ہمراہ صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا تھا اور صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور نے مسجد احمدیہ محمود آباد منڈوبل کا سنگ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اسلام کا نور پھیلانے کا سبب بنائے۔ آمین۔

(ذاکر حسین نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

سونگھڑہ میں ہفتۂ قرآن مجید

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن منایا گیا۔ یکم جولائی تا چھ جولائی ہر روز بعد نماز مغرب علی الترتیب مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ راجستھان، مکرم سید سیف الدین صاحب، مکرم مولوی مسعود احمد صاحب، خاکسار سید انوار الدین احمد، مکرم ریکمال الدین صاحب، مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب اور مکرم عبدالقادر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے قرآن مجید کے فضائل، برکات و اہمیت پر تقاریر کیں۔ ساتویں و آخری دن اجتماعی جلسہ مکرم ماسٹر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے زیر صدارت اور مکرم عبدالقادر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ مکرم مولوی شمیم احمد صاحب معلم وقف جدید نے نظم پیش کی۔ بعدہ مکرم مطلوب احمد صاحب خاکسار سید انوار الدین احمد، مکرم مولوی شمیم احمد صاحب، مکرم ریکمال الدین صاحب مکرم سید مذکر الدین صاحب، مکرم مولوی مسعود احمد صاحب نے قرآن مجید کے حسین پہلو اپنی تقریر میں بیان کئے۔ جلسہ گاہ حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مستورات پردہ کی رعایت سے جلسہ کی کاروائی سنتی رہیں۔ محترم صدر اجلاس کے صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ بخیر خوبی انجام پزیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

(سید انوار الدین سونگھڑہ)

وقار عمل

13 جولائی کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھدرواہ نے ایک اجتماعی وقار عمل کیا اور قبرستان میں احمدی بزرگوں کی قبروں کی مرمت اور صفائی وغیرہ کی گئی۔ وقار عمل صبح آٹھ بجے شروع ہوا اور دوپہر 12 بجے دعا کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔ خدام و اطفال نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

(جوہر حفیظ فانی قائد مجلس)

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

بر وفات محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

افسوس کہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ U.S.A مورخہ 23 جولائی 2002ء کو صبح آٹھ بجے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جماعت احمدیہ کیلئے یہ ایک حد درجہ غمناک خبر ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بڑے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے وفات پا گئے ہیں۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے داماد تھے۔ آپکی بیگم حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی نواسی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ کی صاحبزادی تھیں۔ شادی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس توقع کا اظہار فرمایا تھا کہ جب خدمت دین کی ضرورت ہوگی تو خدمت دین کریں گے۔

آپ گورنمنٹ متحدہ پنجاب کے مالی مشیر تھے آپ کے دستخط سے پاکستان کے کرنسی نوٹ بھی جاری ہوئے تھے۔ سرکاری طور پر اپنے ملک پاکستان کے امریکہ منتقل ہونے سے قبل حکومت پاکستان میں صوبہ پنجاب میں فنانس سیکرٹری کے طور پر اور پھر Deputy Chairman پلاننگ کمیشن کے طور پر اور کچھ عرصہ کیلئے Acting President آف پاکستان کے طور پر نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔

طویل عرصہ تک امریکہ کے امیر جماعت احمدیہ کے طور پر نمایاں خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ البتہ وفات سے چند ماہ قبل آپکی طویل علالت کے باعث حضور انور کی منظوری سے محترم احسان ظفر صاحب قائم مقام امیر کے طور پر خدمات بجا لارہے تھے۔

آپکی سرکاری اور جماعتی قابل قدر بے مثال خدمات کی وجہ سے آپ کے وجود کی قدر تاریخ ملک اور جماعتی تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زریں حروف میں رقم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے آمین۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ اور برادر صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور بہن صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ بیٹے عزیزم ظاہر احمد سیال کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سارے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کو درجات عالیہ سے نوازے۔ آمین۔

اس قرارداد تعزیت کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم مرحوم کے اقارب کو اور الفضل انٹرنیشنل، الفضل ربوہ اور بدر قادیان کو بھی بھیجی گئیں یہ ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ قادیان، صدر انجمن تحریک جدید قادیان اور انجمن وقف جدید قادیان اور جملہ ذیلی تنظیموں لجنہ خدام الاحمدیہ اطفال اور انصار اللہ قادیان کی طرف سے مشترکہ ہے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

کرڈاپلی (اڑیسہ) میں جلسہ یوم خلافت

مورخہ 27 مئی کو لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی کے جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں ممبرات شامل ہوئیں۔ 28 مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ کرڈاپلی میں مکرم عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت کرڈاپلی کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ عبدالمنان صاحب نے کی۔ مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم غلام نبی صاحب مکرم شیخ عبدالاختر صاحب، مکرم شیخ مجیب الرحمٰن صاحب نے خلافت کے بارہ میں نظمیں پڑھیں۔ اور مکرم شیخ بشیر صاحب، مکرم شیخ عبدالمنان صاحب، مکرم مظفر خان صاحب اور خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ نے خلافت کے بارہ میں تقریریں کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے تقریر کی۔ (شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ)

بقیہ صفحہ :: (12)

یہ خوشکن اطلاع بھی دی کہ ہندوستانی شاخ کے ٹرسٹیز کی توسیعی میٹنگ کیلئے فلسطین کی تنظیم آزادی کے رہنما اور موجودہ ریاست فلسطین کے صدر جناب یاسر عرفات نے اپنا خصوصی پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے محمد عبدالسلام فاؤنڈیشن کے ذریعے مسلمانوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی توسیع وترقی کیلئے فاؤنڈیشن کی کوشش کو اسلامی تاریخ کا اہم انقلاب قرار دیا ہے۔

مزید وضاحت کے طور پر نعیم اللہ نے بتایا کہ کچھ روز قبل پروفیسر عبدالسلام کی دعوت پر جناب یاسر عرفات نے محمد عبدالسلام فاؤنڈیشن کی ٹرسٹی شپ بھی قبول فرمائی۔

اس کے بعد شرکائے مجلس کے درمیان مستقبل کے لائحہ عمل کے تعین کیلئے بحث وتمحیص کا سلسلہ شروع ہوا اور بالآخر طے پایا کہ ابتدا ہندی مسلمان کو کمپیوٹر کے موجودہ دور میں یورپی اقوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہو سکیں۔ آخر میں صدر جلسہ جناب سلمان خورشید کو ایک مرتبہ پھر ہندوستانی شاخ کا صدر منتخب کیا گیا۔ اس موقعہ پر پروفیسر عبدالسلام کے پرستاروں کی طرف سے مزید عطیات کی فراہمی کی اطلاع بھی دی گئی۔

فاؤنڈیشن کے کام کو تیزی سے آگے بڑھانے کیلئے سلمان خورشید صاحب نے درجہ ذیل صوبائی اور ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل کی:

1 مہاراشٹر کی علاقائی کمیٹی

2 تکنیکی کمیٹی

3 نصابی کمیٹی: عبوری کمیٹی

توسیعی میٹنگ کے بعد

بدقسمتی سے ملک کے سیاسی حالات کے سبب میٹنگ کے بعد معاملات میں خاطر خواہ ترقی نہ ہوسکی۔ مگر انتخابات کے اعلان سے قبل جناب سلمان خورشید کی کوششوں سے سابقہ وزیر خزانہ جناب منموہن سنگھ نے فاؤنڈیشن کو اتنی بڑی تعداد میں جن کی مدد سے فاؤنڈیشن کم از کم دس کمپیوٹر مراکز قائم کر سکتی ہے۔ کمپیوٹر، لیزر پرنٹرز، زیروکس مشین اور دیگر متعلق آلات کو کسٹم ڈیوٹی ادا کئے بغیر لندن سے ہندوستان لانے کی درخواست کو اصولی طور پر اس وقت قبول کر لیا جب فروری 96ء کو جناب دلیپ کمار کی قیادت میں ان سے ایک وفد نے ملاقات کی۔

مالی امداد حاصل کرنے کیلئے درخواست کیسے دیں؟

مالی امداد حاصل کرنے کی خواہاں تنظیموں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے متعلقہ رجسٹرار آف سوسائٹیز ٹرسٹ میں رجسٹرڈ ہوں اور ان کے زیر اہتمام پہلے سے کوئی ایسا تعلیمی ادارہ چل رہا ہو جس میں عبدالسلام فاؤنڈیشن کے مالی تعاون سے وہ کمپیوٹر تعلیم کا جز وقتی مرکز قائم کر سکیں۔ غیر ممالک سے کسی بھی طرح کے مدد کے خواہشمندوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ وزارت داخلہ کے فارم کنٹریبوشن اینڈ ریگولیشن ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہوں اس رجسٹریشن کیلئے ہر وہ ادارہ درخواست دے سکتا ہے، جس کا رجسٹریشن تین سال سے زیادہ پرانا ہو۔ اگر کچھ ادارے تین سال سے کم پرانے ہوں تو وہ وزارت داخلہ کے پاس ONE TIME PERMISION کے ضابطے کے تحت درخواست دے سکتے ہیں اور وزارت سے اجازت مل جانے کے بعد غیر ملکی امداد حاصل کر سکتے ہیں ان تمام امور سے متعلق تمام معاملات وزارت داخلہ کا دفتر لوک نائک بھون، خان مارکیٹ، نئی دہلی 110003 طے کرتا ہے اور بالعموم چار ماہ کے اندر F.C.R.A درخواست پر وزارت کے افسران قطعی فیصلہ دیتے ہیں۔

جو ادارے اور تنظیمیں کمپیوٹر اور تکنیکی تعلیم کے نظام کو مضبوط بنانے کیلئے محمد عبدالسلام فاؤنڈیشن سے مالی امداد حاصل کرنا چاہتی ہیں تو ان کے پاس اگر F.C.R.A نہیں ہے تو پہلے فوراً ایف سی آر اے کیلئے درخواست دیں۔ امداد کے طالب اداروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایک جامع FEASIBILITY REPORT اپنی درخواست کے ساتھ روانہ کر سکتے ہیں۔ رپورٹ میں واضح طور پر یہ درج ہونا چاہئے کہ پہلے سال اور اس کے بعد یعنی کس مدت میں کتنی رقم کی ضرورت ہوگی اور اس مرکز میں کتنے طلباء ٹریننگ حاصل کر سکیں گے۔

❀❀❀

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

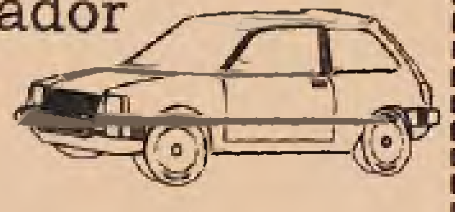

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ☎2370509

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

☎ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ملک کو دینی مدارس سے نہیں ترشول برداروں سے خطرہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے دینی مدارس کے خلاف اسلام دشمن طاقتوں کی مسلسل مہم اور انہیں بدنام کرنے کی ناپاک سازشوں کی سخت مذمت کی اور اس بات کا فیصلہ کیا کہ اس ناپاک مہم کا جواب دینے کیلئے ملک بھر میں ریاستی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور ان کمیٹیوں میں دینی مدارس کے انتظامیہ کو شامل کیا جائے۔ آج یہاں دارالعلوم حیدرآباد میں بورڈ کے اجلاس عام میں مختلف علماء کرام اور قائدین نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ مولانا رابع حسنی ندوی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے صدارتی تقریر میں کہا کہ ہندوستان کے 30 کروڑ مسلمان ایسی اکثریت کے ساتھ رہتے ہیں جنہیں، اسلام اور دین سے متعلق ادنیٰ معلومات بھی نہیں ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ انہیں شریعت، اسلامی عقیدہ اور دینی مدارس کی اہمیت و مقاصد سے واقف کرانا چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ کسی بھی قوم میں تمام لوگ بُرے نہیں ہوتے۔ ہمیں اچھے افراد کو اعتماد میں لینے کی ضرورت ہے جو ہمارے کام بھی آسکتے ہیں۔ گجرات کے واقعات کی مثال دیتے ہوئے مولانا رابع نے کہا کہ کئی ایسے ہندو ہیں جنہوں نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر مسلمانوں کو بچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ضمیر دیا ہے جہاں مظالم ڈھائے جاتے ہیں انصاف پسند انسانوں کا ضمیر خود بخود جھنجھوڑتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہمیں اپنے عمل سے غیر مسلموں کو یہ تاثر دینا ہے کہ مسلمان رحم دل، ہمدرد اور انسانیت نواز ہوتا ہے۔ انہیں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ شریعت اسلامی اللہ کا دیا ہوا قانون ہے۔ یہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کا مدون کردہ قانون نہیں ہے۔ مولانا رابع ندوی نے مسلمانوں کو شریعت پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل نہ کرنے والوں کو کافروں ظالموں اور فاسقوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اسلام و معاشرہ کی تحریک کو وسعت دینے کی ضرورت ظاہر کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ سماج کے سدھار کے ساتھ ساتھ انفرادی حیثیت سے بھی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ورنہ اللہ کی رحمت ہم پر نہیں آئے گی۔ مولانا نے کہا کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں حکومت مذہب کی حفاظت نہیں کرسکتی۔ ہمیں شریعت کی خود حفاظت کرنی ہوگی۔ اس اجلاس میں جو مسائل پیش ہوئے ہیں وہ انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ جن کے حل کیلئے ہمیں متحد منظم جد و جہد کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب عبدالرحیم قریشی سیکرٹری مسلم پرسنل لاء بورڈ نے دینی مدارس کے خلاف مہم پر مذمتی قرارداد پیش کی اور کہا کہ یہ سنگھ پریوار کی دینی مدارس سے متعلق نفرت و تعصب پیدا کرنے کیلئے منظم سازش ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ہمت و حوصلہ کے ساتھ دینی مدارس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کرتے ہوئے انہیں مزید مضبوط و مستحکم بنائیں۔ جناب سلطان صلاح الدین اویسی ایم پی و صدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ان سازشوں سے ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب اویسی نے دینی مدارس کے خلاف مہم چلانے والوں سے سوال کیا کہ تم 40 لاکھ والنٹرس کو ہتھیار چلانے کی تربیت دے کر ملک میں نفرت نہیں پھیلا رہے؟ اگر واقعی تم ملک کی حفاظت کے لئے یہ تربیت حاصل کررہے ہو تو مظفر آباد (مقبوضہ کشمیر) جاکر مہارت کیوں نہیں دکھاتے جہاں پڑوسی ملک نے قبضہ کرلیا ہے۔ تم چین کی سرحد پر جاکر کیوں نہیں لڑتے جہاں 14 ہزار ایکڑ اراضی پر چین نے قبضہ کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دراصل یہ مسلمانوں کو پسماندہ بناکر کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ فسادات وہیں کئے جاتے ہیں جہاں مسلمان معاشی طور پر مستحکم ہیں۔ مولانا ولی رحمانی رکن عاملہ نے مباحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس کے خلاف حکومت اور سنگھ پریوار کی منظم سازش کا جواب دینے کے لئے ہمیں متحدہ جد و جہد کرنا ہوگا۔ مسالک اور عقائد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ملک بھر میں ریاستی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ تب ہی مدارس کے خلاف جنگ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہمیں متعلقہ حلقہ کے رکن پارلیمنٹ اور رکن اسمبلی کو اعتماد میں لینا ہوگا اور انہیں یہ بتانا ہوگا کہ دینی مدارس میں ترشول یا تلوار کی تربیت نہیں دی جارہی ہے بلکہ قرآن و حدیث اور ایمان و یقین کی تعلیم دے کر طلباء کو ایک وطن دوست اور ایک اچھا شہری بنایا جارہا ہے۔ اور کل انہیں نوجوانوں کو ملک کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہونے کے لئے سب سے پہلے آگے بڑھنا ہوگا۔ مولانا رحمانی نے کہا کہ دینی مدارس سے متعلق وزارت داخلہ کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی جانب سے جو رپورٹ پیش کی گئی ہے وہ سراسر غلط اور جھوٹ پر مبنی ہے کہ مدارس دہشت گرد اور تخریب کاری کی تربیت کے اڈے ہیں۔

مولانا ولی رحمانی نے کہا کہ ہندوستان کو دینی مدارس سے نہیں بلکہ ترشول بردار دہشت گردوں سے سنگین خطرہ لاحق ہے۔ بجرنگ دل کے ہزاروں رضاکار ملک کی مختلف ریاستوں بالخصوص اتر پردیش میں کھلے عام ترشول، تلوار اور بندوق کی ٹریننگ حاصل کررہے ہیں حکومت ان پر کوئی پابندی نہیں عائد کررہی ہے۔ مولانا جلال الدین انصر عمری نائب امیر جماعت اسلامی ہند (دہلی) نے کہا کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم اور دیگر سرگرمیوں سے متعلق سیکولر ذہن افراد کو واقف کرانے کی ضرورت ہے۔

(ماہنامہ نئی شناخت دہلی جولائی اگست 2002)

کمپیوٹر پر بیٹھنے کا نقصان

سویڈن کے 18 سائنسدانوں کی ایک جماعت نے یہ تصدیق کی ہے کہ طویل عرصہ تک کمپیوٹر کے سامنے بیٹھے رہنے اور کام کرنے کے باعث انسانی جلد متاثر ہوتی ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق کچھ کمپیوٹروں کے مانیٹر ایسے کیمیکلز خارج کرتے ہیں جو الرجی کا باعث بنتے ہیں۔ اسٹاک ہوم یونیورسٹی میں ہونے والی اس تحقیق میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کیمیکلز کے علاوہ کمپیوٹر اور مانیٹر سے نکلنے والی حرارت بھی متعدد بیماری کا باعث بن سکتی ہے۔ ☆☆☆

کمپیوٹر کے نئے وائرس کی دریافت

سن فرانسسکو، گزشتہ ماہ جون میں کمپیوٹر کے ایک نئے وائرس کا پتہ چلا ہے جو ڈیجیٹل تصادم کو متاثر کردیتا ہے۔ لیلیڈ پیرن نامی یہ وائرس انٹرنیٹ کے توسط سے بھیجے جانے والی تصاویر کو متاثر کرتا ہے۔ گرچہ ابھی یہ بڑے پیمانے پر نہیں پھیلا ہے تاہم ماہرین کا اندیشہ ہے کہ اس سے کافی نقصان ہوسکتا ہے۔ یہ ورلڈ پروسیسنگ اور ای میل جیسے ڈیٹا فائلوں کو متاثر کرتا ہے۔ ☆☆☆

موبائل فون سے آگ

موبائل فون بنانے والی کمپنیوں نے موبائل فون استعمال کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ پیٹرول پمپ پر یعنی اس کے احاطے میں موبائل فون کا سوئچ آف کردیں۔ پٹرول پمپ کے احاطے میں موبائل فون کے استعمال سے اس سے خارج ہونے والی شعاعوں سے آگ لگ سکتی ہے۔

اسرائیل کی غزہ شہر پر تباہ کن بمباری
سلامتی کونسل میں اس کی ہمہ گیر مذمت

اقوام متحدہ 25 جولائی، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے غزہ شہر پر تباہ کن بمباری کرنے کے لئے اسرائیل کی شدید مذمت کی ہے۔ سلامتی کونسل کے ہر ممبر نے اس حملہ کو ناقابل قبول، خواہ مخواہ اور نامعقول قرار دیا ہے۔ عرب ملکوں کے گروپ کے موجودہ صدر سعودی عرب میں بدھ کے روز سلامتی کونسل کی ہنگامی میٹنگ کا مطالبہ کیا تھا منگل کے روز 35 سے زیادہ مقررین نے اس حملہ کی مذمت کی تھی جس میں 9 بچوں سمیت 14 فلسطینی ہلاک ہوئے تھے۔ یورپ کے سفیروں نے بھی اسرائیل کے اس حملہ کو نامعقول قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے امن کی تمام کوششیں ضائع ہوسکتی ہیں۔ آئر لینڈ کے سفیر جان ریان نے کہا کہ اس قسم کے حملوں سے جانی نقصان ہونا لازمی تھا۔ کسی کا یہ کہنا کہ اس حملہ سے اتنے جانی نقصان کی توقع نہیں تھی نہ صرف احمقانہ بات ہے بلکہ یہ ایک عیارانہ دلیل ہے۔ برطانیہ کے سفیر سر جرمی گرین سٹاک نے کہا کہ غزہ شہر پر بمباری ناقابل قبول ہے۔

☆☆☆

امریکی و برطانوی طیاروں کی بغداد کے مواصلاتی مرکز پر شدید بمباری
دنیا کے کچھ حصوں میں براہ راست حملہ کرنے کے سوا امریکہ کے پاس کوئی اور چارہ نہیں۔ بُش

بغداد 20 جولائی، امریکہ اور برطانیہ کے لڑاکو طیاروں نے آج یہاں عراق کے مواصلاتی مرکز پر شدید بمباری کی جس کے نتیجہ میں 5 عراقی ہلاک اور 17 زخمی ہوگئے۔

فورٹ ڈرم (نیویارک) سے ڈی پی اے کے مطابق امریکی صدر جارج واکر بش نے اپنے فوجیوں سے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری ہے۔ اور اس مہم کے تحت وہ جلد ہی خود کو ایک نئے میدان جنگ میں پاسکتے ہیں۔ اور ہم نے جو کام شروع کیا ہے اس کو ختم کرکے ہی دم لیں گے۔

امریکی صدر دسویں ماؤنٹین ڈویژن کے جوانوں سے خطاب کررہے تھے اس لائٹ انفنٹری کے بیشتر جوان ان دنوں افغانستان میں تعینات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں ممکن ہوگا وہاں ہم سفارت کاری کو استعمال کریں گے لیکن جہاں ضروری ہوگا وہاں طاقت استعمال کی جائے گی۔ امریکی صدر نے کہا کہ دنیا کے کچھ حصوں میں براہ راست حملہ کرنے کے سوا امریکہ کے پاس کوئی اور چارہ نہیں ہے۔

بش نے عراق میں اقتدار کی تبدیلی کی وکالت کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ وہاں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار بنائے جارہے ہیں۔ انہوں نے عراق ایران اور شمالی کوریا کو "بدی کا محور" بھی قرار دیا تھا۔

☆☆☆

درخواست دعا

میرے والد محترم دین محمد صاحب درویش کی طبیعت 14 جون کو اچانک خراب ہوگئی۔ 15 جون کو فوری طور پر امرتسر گورونانک ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ ٹیسٹ رپورٹ کے مطابق پیٹ میں اور خون میں انفکشن ہوگیا تھا جس کی وجہ سے گردوں میں بھی انفکشن ہے۔ والد صاحب 8 روز امرتسر داخل رہنے کے بعد طبیعت بہتر ہونے پر قادیان واپس آگئے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔ (بشیر الدین کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

اعلان نکاح و تقریب شادی

عزیزم عمران احمد خان ابن مکرم امیر اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچھ کشمیر کا نکاح عزیزہ انجم اختر بنت مکرم اختر احمد لون صاحب آف چک ایمرچھ کے ساتھ مبلغ 1,00000 روپے حق مہر پر 29-6-02 کو بعد نماز عصر مکرم و محترم اختر احمد لون صاحب کے دولت خانہ پر محترم مولوی مقبول احمد صاحب حامد خادم سلسلہ نے پڑھا اور اسی روز تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر -/50 (ظہور احمد جاوید متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 7th August 2002 Issue No. 32

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

ہندوستان میں کمپیوٹر کی تربیت کیلئے معروف احمدی سائنس دان نوبل انعام یافتہ

ڈاکٹر محمد عبد السلام کی قابل تحسین کوششیں

اقلیتوں اور مسلم اداروں کو محمد عبد السلام فاؤنڈیشن کی مخلصانہ امداد

محمد عبد السلام فاؤنڈیشن (لندن) کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا تھا اور 1993ء میں اس کی ہندوستانی شاخ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ فاؤنڈیشن کے بانی صدر نوبل انعام یافتہ سائنس داں پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام اور بانی سکریٹری محمد نعیم اللہ ہیں۔ فاؤنڈیشن کے قیام کے وقت پروفیسر عبد السلام ٹرسٹی، اٹلی میں اپنے قیام کردہ طبیعات کیلئے بین الاقوامی شہرت یافتہ اداروں میں برسر پیکار تھے۔ مگر فاؤنڈیشن کے قیام عمل میں آنے کے بعد پہلے نعیم اللہ نے اپنی نوکری کو خیر آباد کہا اور کل وقتی رضا کار کی حیثیت سے فاؤنڈیشن سے وابستگی اختیار کی۔ کچھ روز بعد پروفیسر عبد السلام نے بھی اٹلی کی اپنی تمام مصروفیات کو خیر آباد کہہ کر لندن میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد برصغیر میں آباد مسلمانوں، اقلیتوں اور دیگر پسماندہ طبقات کو کمپیوٹر سائنس اور تکنیکی علوم سے بہرہ ور کر کے مہذب معاشرے میں روزگار کے حصول کے امکانات کو روشن کرنا ہے جو یقیناً ان کے سماجی و معاشی حالات کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوں گے۔

لندن میں فاؤنڈیشن کی ہندوستانی شاخ کے قیام کا اصولی فیصلہ ہونے کے بعد ہندوستان کے ایسے کئی حضرات سے ٹرسٹی بننے کی درخواست کی گئی ہے جو اقلیتی تعلیمی محاذ پر سرگرم عمل یا اقلیتوں کے خیر خواہ تصور کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں جن حضرات سے یہ گزارش کی گئی ہے اور انہوں نے اسے قبول فرمایا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

جناب ایم جے اکبر معروف صحافی اور انگریزی روزنامہ دی ایشین ایج کے مدیر اعلیٰ، عظیم فنکار اور اقلیتی تعلیم سے خصوصی دلچسپی رکھنے والے جناب دلیپ کمار، مختلف تعلیمی محاذوں پر سرگرم عمل مسلم یونی ورسٹی کے شیخ الجامعہ جناب سید حامد، مشہور انگریزی صحافی اور اقلیتوں کے خیر خواہ جناب خوشونت سنگھ، معروف اقلیتی ادارے سینٹ اسٹیونس کالج کے پرنسپل جناب انیل داس، مشہور وکیل اور سابق وزیر خارجہ جناب سلمان خورشید، ٹائمز آف انڈیا کے مدیر جناب وتم ادھیکاری، راجیو گاندھی فاؤنڈیشن کے نائب صدر جناب سید عابد حسین، اور پروفیسر سید علی محمد خسرو، سابق شیخ الجامعہ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی پروفیسر محمد عبد السلام کے ذاتی نیاز مندوں میں سے ہیں۔ اور گزشتہ نو برسوں سے اسی نوعیت کے ایک اور ادارے آغا خاں فاؤنڈیشن کی ہندوستانی شاخ کے صدر بھی ہیں اور جب پروفیسر محترم کے ذہن میں فاؤنڈیشن کی ہندوستانی شاخ کے قیام کا خیال آیا تو ابتداءً انہوں نے پروفیسر سید علی محمد خسرو ہی سے مشورہ کیا اور بعد میں انہیں ٹرسٹی بننے کی دعوت دی۔ اپنے سفر برطانیہ کے دوران 5 جولائی کو لندن میں پروفیسر صاحب نے ملاقات کے دوران پروفیسر علی محمد خسرو سے درخواست کی کہ وہ ہندوستانی شاخ کے سربراہ متفاعل (Chief Functionary) کی ذمہ داری قبول فرمالیں۔ 5 جولائی کے صحبت میں ہی موجودہ اداروں کو کمپیوٹر تعلیم کیلئے لندن ہیڈکوارٹرس براہ راست امداد فراہم کرنے کا فیصلہ اور مذکورہ حکمت عملی طے کی گئی۔

1993ء میں ایسے فاؤنڈیشن کے ارباب حل و عقد کو ہندوستان میں ایسے کو آرڈی نیٹر (Co-ordinator) کی ضرورت محسوس ہوئی جو برصغیر میں کہیں اسکا ہیڈکوارٹر قائم کر کے فاؤنڈیشن کے دائرہ عمل کو فروغ دینے کا اہل ہو۔ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے سینکڑوں رضاکار اداروں اور اپنے ذاتی دوستوں سے پروفیسر عبد السلام محترم نے ایسے فعال رضا کاروں کے نام تجویز کرنے کو کہا جو اس اہم ذمہ داری کو بخوبی نبھا سکیں۔ پروفیسر محترم اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ان کے احباب نے ان کو بڑی تعداد میں لوگوں کی فہرست اور C.V روانہ فرمائے، جو اس عہدے کے متوقع امیدوار ہو سکتے تھے ماہرین کی ایک کمیٹی نے اس میں سے اہم ناموں کی ایک فہرست محترم کو پیش کی جس میں جائزہ لینے کے بعد پروفیسر عبد السلام نے جواہر لال نہرو یونی ورسٹی دلی میں (اس وقت) سینئر ریسرچ سکالروں اور Social Activist ڈاکٹر اطہر فاروقی کا انتخاب کیا۔ جون 1993ء میں اطہر فاروقی صاحب کو لندن مدعو کر کے ان کے مشورے سے مستقبل کا لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ اطہر فاروقی صاحب کی یہ تجویز بھی کہ فاؤنڈیشن کے تیسری دنیا کے ممالک کا ہیڈکوارٹر ہندوستان میں ہو منظور کر لی گئی۔

ڈاکٹر اطہر فاروقی کا عمل میدان ''آزادی کے بعد اردو زبان اور تعلیم کے مسائل'' ہے اور اس موضوع پر ان کی تحریر حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ ایک انتہائی بے باک آزاد صحافی کے طور پر دنیا بھر کے متقدد میں جانے جاتے ہیں۔

فاؤنڈیشن کے بین الاقوامی ٹرسٹیز اور بہی خواہوں کی فہرست میں دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہان مملکت ''معزز شہری'' سابق وزیر اعظم اور موجودہ وزراء، دانشور ماہرین تعلیم اور سائنس داں شامل ہیں۔

ہندوستانی ٹرسٹیز کی پہلی توسیعی نشست

24 دسمبر 1990ء کو انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نئی دہلی کے کانفرنس روم نمبر ایک میں فاؤنڈیشن کی ہندوستانی شاخ کے ٹرسٹیز کی ایک توسیعی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں خصوصی مدعوین کے طور پر ہندوستان کے ہر صوبے سے مقتدر سماجی کارکنان، ماہرین تعلیم، اور دانشوروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ میٹنگ کی صدارت جناب سلمان خورشید نے کی۔ اس میٹنگ کے انعقاد کا مقصد مستقبل کیلئے فاؤنڈیشن کا لائحہ عمل متعین کرنا اور حکمت عملی طے کرنا تھا۔ اس میٹنگ کی صدارت ہندوستانی شاخ کے صدر جناب سلمان خورشید نے کی۔ میٹنگ میں خصوصی طور پر شرکت کرنے کیلئے مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ جناب دگ وجے سنگھ بھی آئے تھے مگر کسی ایمرجنسی میٹنگ کیلئے انہیں صرف چند گھنٹے قبل بھوپال جانا پڑا۔ ان کی نمائندگی صوبہ کی یونی ورسٹی کے ایک شیخ الجامعہ نے کی۔

میٹنگ کے ابتدا میں سیکرٹری جنرل جناب محمد نعیم اللہ نے حاضرین کا خیر مقدم کیا۔ اور گزشتہ تین برسوں کی کارکردگی پر مشتمل اپنی رپورٹ پیش کی۔ ہندوستانی شاخ کیلئے ابتداً جو رقم مختص کی گئی تھی اس کی اطلاع اپنے ایک خط کے ذریعہ سے پروفیسر عبد السلام نے وزیر اعظم ہند کو 1992ء کی ابتدا میں دیدی تھی۔ اگست 90ء میں جناب سلمان خورشید نے ہندوستانی شاخ کی صدارت قبول کر لی۔ اپنی تقریر میں جناب نعیم اللہ نے یہ وضاحت بھی کی کہ جناب سلمان خورشید کی تجویز اور پروفیسر عبد السلام کی درخواست پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ٹرسٹیز نے ہندوستانی شاخ کو ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے منظوری دے دی ہے۔ اس لئے محمد عبد السلام فاؤنڈیشن ہندوستانی قوانین کے تحت ایک مکمل خود مختار ہندوستانی تنظیم کے طور پر ٹرسٹ کی شکل میں رجسٹرڈ کرائی جائے گی۔ چنانچہ اب فاؤنڈیشن دہلی میں ہندوستانی قوانین کے تحت ایک رجسٹرڈ ادارہ بن گئی ہے۔

شرکا کو بحث کی دعوت دینے سے قبل محمد نعیم اللہ نے

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

معروف احمدی سائنس دان ڈاکٹر محمد عبد السلام کی خدمات کے اعزاز میں حکومت بنین کی طرف سے یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجراء

نوبل انعام یافتہ احمدی سائنس دان ڈاکٹر محمد عبد السلام کی عالمگیر انسانی خدمات کے اعزاز میں حکومت بنین نے ان کی تصویر پر مشتمل ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے جس پر درج ذیل الفاظ درج ہیں:

Adbus Salam
HUMANISTE PRIX NOBEL DE PHYSIQUE---1979

ترجمہ: ''عبد السلام خادم انسانیت فزکس میں نوبل انعام یافتہ-1979''

(ادارہ)